بانی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور — پاکستان

رئیس ادارہ
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور
ایڈیٹر
مجاہد الحسینی

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

ترجمہ: تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو قدر کی رات میں اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے (قرآن کریم)

مطبوعات انجمن خدام الدین

شیرانوالہ دروازہ لاہور — فون نمبر: ۶۷۵۴۵

فی شمارہ ۳۵ پیسے

جلد نمبر ۱۸ — شمارہ نمبر ۲۳
۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ، ۳ نومبر ۱۹۷۲ء

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

کون کس کو سلام کرے؟

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گذرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم لوگ بہت کو۔ بخاری ومسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ اور سوار پیدل کو۔

حل الفاظ

الصغیر: چھوٹا عمر میں یا مرتبہ میں پھر دنیا کے اعتبار سے یا دین کے اعتبار سے۔

الکبیر: بڑا تینوں اعتبارات سے لیکن اگر عمر میں بڑا، دنیا کے مرتبہ میں چھوٹا یا دین کے مرتبہ میں چھوٹا ہو یا عمر میں چھوٹا ہو اور دنیا کے اور دین کے مرتبہ میں بڑا ہو یا دنیا کے مرتبہ میں اور دین کے مرتبہ میں چھوٹا ہو تو افضل کا اعتبار ہوگا۔ عمر سے مرتبہ اور مرتبۂ دنیا سے مرتبۂ دین افضل ہے لہذا جو دین کے مرتبہ میں بڑا ہے گو عمر میں یا دنیا کے مرتبہ میں چھوٹا ہے وہ چھوٹا نہیں بڑا ہے اور جو دنیا کے مرتبہ میں بڑا مگر عمر میں چھوٹا ہے وہ بھی چھوٹا نہیں عمر والے سے بڑا ہے۔ اور جو عمر میں بڑا مگر دنیا یا دین کے مرتبہ میں چھوٹا ہے وہ چھوٹا ہی ہے بڑا نہیں ہے۔

المار۔ القاعد: گذرنے والا اور بیٹھا ہوا دونوں عام ہیں چاہے گذرنے والا سواری پر ہو یا پیدل، بڑا ہو یا چھوٹا کم ہوں یا زیادہ اور بیٹھا ہوا بھی بڑا یا چھوٹا کم ہوں یا زیادہ اور پھر چھوٹا بڑا بھی مذکورہ تینوں اعتبار سے۔ گو چھوٹا یا کم ہونے کی وجہ سے اس کو ابتدا کرنی تھی۔ مگر امام نووی نے گذرنے والے کو مقدم رکھا ہے کہ چھوٹا ہو یا بڑا، کم ہو یا زیادہ مگر دین کی عظمت مقدم ہوگی۔

القلیل۔ الکثیر: تعداد کے اعتبار سے کم زیادہ ہوں یا مرتبہ کے اعتبار سے کہ قلیل زیادہ مرتبہ والے ہوں تو معنوی اعتبار سے وہ قلیل ہیں۔

الراکب الماشی: سوار و پیدل گو عام ہے مگر مرتبہ اور دین کی عظمت مقدم ہوگی۔

تشریح

بظاہر حدیث میں کے حکم سے وجوبی حکم معلوم ہوتا ہے لیکن یہاں بالاتفاق استحبابی حکم ہے کیونکہ بالاتفاق خود سلام کرنا ہی وجوبی نہیں بلکہ سنت ہے۔ تو یہ بات کہ پہل کون کرے مستحب ہے لیکن اگر یہ نہ کرے تو دوسرے کو کرنا چاہئے۔ اس کو سنت کا ثواب ہوگا اور اس کی محرومی۔

چھوٹوں کو پہل کرنا اس لئے مستحب ہے کہ چھوٹوں کو بڑوں کی تعظیم اور بڑوں کے ساتھ تواضع سے پیش آنے کا حکم ہے اور گذر جانے والا گھر والوں پر آنے والے کے مشابہ ہے۔ جیسے آنے والا پہلے سلام کرتا ہے گذرنے والا کرے یا اس لئے کہ گذرنے والے کو کسی شر کا خطرہ ہوتا ہے۔ سلام سے اُنس پیدا ہوتا ہے، اطمینان ہوتا ہے یا اس لئے کہ کاروبار وغیرہ میں بیٹھنے والا زیادہ دخیل ہوتا ہے تو اس کو ایک قسم کی فضیلت حاصل ہے یا اس لئے کہ گذرنے والے نوبت بہ نوبت بہت ہوں گے۔ بیٹھے ہوئے کو ابتدار کرنا مشقت کا سبب ہے۔ اور جماعت کو فضیلت حاصل ہے۔ جیسے ایک حدیث میں ہے ید اللّٰہ علی الجماعۃ (جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے) اس لئے کم کو ابتدائے سلام کرنا چاہئے دوسرے یہ کہ اگر بہت لوگ ایک کو یا کم کو سلام کریں گے تو اس ایک میں غرور و نخوت کا اندیشہ ہے اور سوار پیدل کو سلام اس لئے کرے کہ سواری سے غرور و نخوت نہ ہو جائے۔ ابن العربی کہتے ہیں کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو احادیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ جس کو کچھ بھی فضیلت ہو دوسرا اس کو ابتدائً سلام کرے اور اگر دونوں سوار یا دونوں پیدل ہوں تو اوپر والی صورتوں میں سے جو دوسرے سے کم ہو وہ ابتدا کرے اور اگر دونوں تمام صورتوں میں برابر ہوں۔ تو ہر ایک کی ابتداء افضل ہے جو ابتداء کرے گا زیادہ ثواب پائے گا۔ ترمذی میں ہے کہ ان اولی الناس باللّٰہ من بدأ بالسلام۔ (اللہ تعالٰے سے وہ زیادہ قریب ہوگا جو اوّل سلام کرے)۔ الاعزالمزنی کہتے ہیں۔ مجھ کو حضرت ابوبکر رضؓ نے حکم دیا تھا کہ سلام کرنے میں تم سے پہل نہ کر سکے۔ طبرانی میں حدیث ہے کہ صحابہ نے دریافت کیا جب ہم آپس میں ملیں تو کون اوّل سلام کرے۔ فرمایا جو اللہ تعالٰے کی زیادہ اطاعت رکھتا ہو، یعنی جو زیادہ مطیع بننا چاہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالٰے کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی پھر میں نے عرض کیا۔ کہ اس کے بعد کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ رب العزت کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(بخاری ومسلم)

روزہ - سفلی خواہشات کے خلاف ڈھال

— ۴ بجے بوقت سحر — (نشری تقریر ریڈیو پاکستان) — حضرت مولانا عبید اللہ انور —

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلام نام ہے کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر صدق دل سے ایمان لانے کا - اور ارکان اسلام کی تکمیل کے لیے بھی پانچ امور از بس ضروری قرار دیے گئے ہیں اور وہ ہیں ایثار و خلوص نیّت، دعوتِ قرآن، جہاد، ہجرت اور خلافت — بعد از بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ اور دس سال تک مدینہ منوّرہ میں رونق افروز رہے — چنانچہ اقرارِ توحید و رسالت اور نماز مکّی دَور میں فرض ہوئے۔ روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ مدنی دَور میں فرض قرار دیے گئے۔ ایسے ہی ہجرت اور دعوتِ قرآن و ایثار مکّی زندگی کے نمایاں نقوش ہیں اور جہاد، خلافت مدنی زندگی کا مابہ الامتیاز ہیں۔

پس جو لوگ ان پانچ فرائض کی بنیادوں پر عبادت کی عمارت کھڑی کرتے ہیں اور واجبات خمسہ سے قصرِ دینِ متین کو مکمل کرتے ہیں۔ وہ دونوں جہان میں ہر طرح کی کامرانیوں سے متمتع ہوتے ہیں اور جو ان سے روگردانی اختیار کرتے ہیں وہ ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ ذرا غور کیا جائے تو اقرار توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو علی الترتیب ایثار و خلوص، دعوتِ قرآن و جہاد، ہجرت و خلافت میں باہمی مشابہت تامہ ہے۔ جب زبان سے انسان حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی ازلی و ابدی حاکمیت کا اقرار کرتا ہے تو اسی کے ضمن میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کا اقرار لازم آجاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ دنیا کے ہر طاغوتی نظام سے منہ موڑ کر ایک دینِ فطرت اسلام کا علمبردار بن جاتا ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ اقرارِ توحید و رسالت، نماز اور زکوٰۃ کے بعد روزہ کا نمبر آتا ہے۔ ارشاد ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ تم پر روزے فرض کیے جاتے ہیں — اس کی تشریح میں فرمایا گیا:

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَا لَمْ یَخْرِقْھَا۔

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

ڈھال کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے بدترین دشمن شیطان کے وار سے محفوظ رہتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ "روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ روزہ جہنم سے حفاظت ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کہ روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ کہ "جھوٹ اور غیبت سے"۔

روزے کی تکمیل کے لیے جہاں کھانا پینا ترک کر دینے کا حکم ہے وہاں ان برائیوں سے بھی بچنے کا حکم ہے جو انسان کی اخلاقی اور جماعتی زندگی پر اثر ڈالتی ہیں سو ارشاد نبوی ہے مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ "جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پروا نہیں"۔

ایک اور روایت میں یہاں تک فرمایا۔ اَلْغِیْبَۃُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ۔ غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ذرا اس جرم کی سنگینی ملاحظہ کیجیے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے کلام پاک میں غیبت کو اپنے بھائی کے مردار گوشت کھانے سے تعبیر فرمایا ہے۔

بہرکیف روزے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے انسان کی روحِ ملکوتی کو نفسانی خواہشات کے دباؤ سے بڑی حد تک آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔

دراصل روح ملکوتی کا حقیقی رجحان "ملاءِ اعلیٰ" کی طرف ہوتا ہے۔ وہ فطرتاً روح کل سے اتصال اور ملکیت میں درجہ کمال حاصل کرنے کی خواہشمند ہوتی ہے۔ چنانچہ سفلی جذبات اور رذیل خواہشات سے کامل تجرّد کی طالب ہوتی ہے اور مادی زندگی کی بھول بھلیّوں میں گرفتار رہنے کے بجائے اعلیٰ عقلی و اخلاقی مقاصد کے لیے پرواز کرنا چاہتی ہے۔ روح کے ان مطالبات میں اور نفس کے ان تقاضوں میں جو شہوات اور لذّات سے جنم لیتے ہیں ایک کھلا ہوا تضاد ہے۔

صورت حال ظاہر ہے کہ روح کے فطری میلان کے برعکس ہے جسے وہ ناپسند کرتی ہے روزہ اس صورتِ حال میں بھرپور تبدیلی لاتا ہے، یہ ان چیزوں پر کافی حد تک پابندیاں عائد کر دیتا ہے جو شہوات اور سفلی خواہشات کو تقویت پہنچانے کا باعث ہیں۔ اس سے آرام و راحت، کھانے پینے اور سونے میں کسی قدر کمی واقع اور ناپسندیدہ دلچسپیوں پر بندش عائد ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ نفس امارہ کے شہوانی میلانات کی جولانیاں ماند پڑ جاتی ہیں اور "روحِ ملکوتی" کو اپنی پسند کے مرغزاروں میں جولانی دکھلانے کے مواقع میسر آجاتے ہیں —

روزے کی یہی خوبی ہے جس کے سبب سے حق تعالیٰ نے اس کو اپنی ذات والا صفات کے ساتھ ایک خاص نسبت قرار دی ہے۔ اور روزہ دار کو خاص کر اپنی جناب سے روزے کی جزا دینے کا مژدہ سنایا ہے۔ ویسے تو شریعت اسلامیہ نے جس قدر عبادات فرض قرار دی ہیں۔ سب کی سب معبود حقیقی ہی کے لیے ہیں۔ لیکن روزے میں دنیا اور لذّات دنیا کو ترک کر کے خدا سے جو قرب اور اس کے ملائکہ سے جو مناسبت حاصل کرنے کی کوشش اور اس بارے میں جو محنت و مشقت اٹھاتا ہے وہ روزے کے سوا کسی دوسری عبادت میں اس درجہ پہ تمام و کمال نہیں پائی جاتی۔

اسلام - عوامی حقوق کا محافظ

مولانا محمد بشیر اختر - رحیم یار خان

اسلام نے ایک ایسے نظام کی بنیاد رکھی جس نے انسانی حقوق کی کما حقہٗ حفاظت کی اس لیے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانشینوں نے حکومت کی بنیاد رکھتے ہوئے حقیقی جمہوریت کی پیشانی کو للہ بے داغ رکھا اور اس کے قیام کے لیے بے لوث خدمات انجام دیں اس دور میں جمہوریت صرف قوم کی رائے اور اس کے انتخاب سے معرض وجود میں آئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کے نزدیک کسی بادشاہ کے اقتدار اور کسی شخصیت کے ذاتی وقار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس نے آئین حکومت میں صرف ایک رئیس جمہوریہ کا عہدہ تجویز کیا تھا جسے آج کی اصطلاح میں پریذیڈنٹ کہا جاتا ہے اور اسلامی زبان میں اسے خلیفہ کے لقب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس کے لغوی معنی نیابت اور قائمقام کے ہیں۔

اسی طرح قرآن حکیم نے نظم حکومت کے لیے لفظ شوریٰ استعمال کیا ہے۔

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

ان کی حکومت باہم صلاح مشورہ سے ہے۔

یعنی حکومت کا جو کام بھی ہو وہ جماعت کے مشورہ اور رائے سے تکمیل پائے۔ کسی کا شخصی خیال و ارادہ اور حکم اس میں دخیل نہ ہو اس توضیح کے بعد یقینی طور پر یہ بات ذہن میں آجاتی ہے کہ اسلامی جمہوریت میں ہر انسان کو مساوی الرتبہ قرار دیا گیا ہے اور ثمرات ملک سے بغیر کسی تفریق و امتیاز کے ہر کسی کو بجا طور تمتع اٹھانے کا حق حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ گرامی کا مقصد بھی یہی تھا کہ انسان کو انسان کی غلامی سے نجات ملے۔ آقا اور غلام کا فرق ختم ہو اس لیے حکومت کا ڈھانچہ بھی ان ہی اصولوں کے تحت مرتب ہو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پاکیزہ کا یہ ادنیٰ کرشمہ تھا کہ اس نظام کے سامنے دنیا بھر کے دانشمندوں نے تسلیم کے گھٹنے ٹیک دیئے اور بغیر کسی جبر و تشدد کے کہہ اٹھے کہ انسانیت کی فلاح دارین نظام اسلام ہی میں ملتی ہے کیونکہ اس میں جو اصول وضع ہوتے ہیں وہ کسی کی ذاتی رائے و اثر اقتدار کا نتیجہ نہیں ہیں۔ اسلام میں حکومت جمہور کی ملک ہے اور جمہور بھی وہ جو قرآن و سنت کے تحت زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اس لیے جہاں اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کہا گیا ہے وہاں وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ کی بھی تاکید کی گئی ہے ان دونوں آیتوں سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت اسلامیہ میں مشورہ عام شرط ہے اور حکومت کسی کی ذاتی ملک نہیں قرآن حکیم کی اس راہنمائی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنا جانشین کسی عزیز یا رشتہ دار کو مقرر نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی پر ذاتی تصرف و تغلب کا ارادہ فرمایا ہے حکومت میں سب سے بڑا اہم اور خطرناک معاملہ بیت المال کا ہوتا ہے اس کو بھی عام مسلمانوں کا حق قرار دیا گیا جس سے خلیفہ وقت کو بھی ذاتی طور پر خرچ کرنے کا اختیار نہ تھا اور نہ ہی کسی معاملہ میں اس کے ایک ووٹ کو دو ووٹوں کا درجہ حاصل تھا۔

معیارِ فضیلت

تمام اہل ملک مراتب حقوق قانونی میں مساوی تھے یعنی قانون کی نظر میں آقا اور غلام، معزز اور حقیر، چھوٹا اور بڑا، امیر اور غریب سب برابر تھے البتہ کسی کو تکریم کا درجہ ملا تو اس کے حسن عمل اور تقویٰ کا اس میں دخل تھا۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ

تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفریق و مراتب صرف ایک ہی فقرے میں یوں ارشاد فرمائی۔

لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی

ایک دوسرے پر فضیلت بجز فضیلت دینی اور تقویٰ کے اور کچھ نہیں اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا۔

الناس کلھم بنو آدم و آدم من تراب

تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنا ہے

یہی بات تھی کہ اسلامی عدالت اور حکومت میں کسی قوی کو ضعیف پر دست درازی کا حق نہیں دیا گیا اور نہ ہی کسی کی وجاہت نے قانون اسلام میں مداخلت کرنے کی جرأت کی۔ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر ہوتا۔ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ میں کسی معاملہ پر نزاع ہوا تو زید بن ثابتؓ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا۔ حضرت عمرؓ جب ان کے پاس گئے تو انھوں نے تعظیماً جگہ خالی کر دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ابن ثابت یہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمہ میں کی ہے یہ کہہ کر اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بن کر آئے تو ان کو مدعی کے برابر کھڑا ہونا پڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا تھا۔ اقیموا حدود اللہ علی القریب والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم۔

خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین، دور و قریب رشتہ دار اور غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاری کرو۔ اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔

قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی جاتی ہے۔ قریش نے حضرت اسامہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سفارش کے لیے بھیجا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے والی قومیں اسلیے ہلاک کی گئی ہیں کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے۔ لیکن خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی ضرور کاٹے جاتے۔ یہ ہے اسلام کا وہ جمہوری نظام جس میں مساوات کی حقیقی تصویر اپنے پورے جاہ و جلال سے جلوہ گر ہے اس کے سامنے یہ حق کسی کو نہیں دیا گیا کہ اس میں کسی قسم کی مداخلت کی جائے خواہ وہ نبی ہو یا کوئی دوسرا برگزیدہ انسان۔ یہ اس تعلیم مقدس کا نتیجہ تھا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر جلوہ آرا ہوتے تو فرمایا۔

تم میں سے جو قوی ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ میں اس سے حق وصول کروں اور جو ضعیف ہے وہ قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کو اس کا حق نہ دلوا دوں۔

خلیفۃ المسلمین کے فرائض

خلیفۃ المومنین کے اس ارشاد سے جمہوریت اسلامیہ کا راز بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مملکت کا سربراہ عامۃ الناس کے حقوق کا محافظ اور نگہبان ہوا کرتا ہے وہ بجز محافظ کے اور کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کو کسی کے حقوق کو غصب و پامال کرنے کا حق ہے اس کی امتیازی شان بھی اور صرف یہی ہے کہ لوگ اسے اپنا دیانت دار خلیفہ کہہ سکیں۔ یہی تو بات تھی کہ عام انسان بھی بغیر کسی مصنوعی خطابات کے صرف یا ابوبکرؓ اور یا عمرؓ کہہ کر پکارتا تھا اور جبین خلیفہ پر شکن تک نہیں پڑتے تھے اور پھر عوام کو یہ حق بھی دیا گیا تھا کہ جب بھی کسی خلیفہ میں کسی قسم کی کجی پاؤ تو اسے انتباہ کرو۔ وہ اس پر بھی سیدھی راہ اختیار نہ کرے تو پھر اسے معزول کر ڈالو۔ قاضی عضد الدین موافق

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

قرآن مجید کا طرزِ استدلال

افتخار احمد بلخی ——— کراچی

سلسلۂ رسالت کے جاری کیے جانے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے اور کتب الٰہیہ کی تنزیل کا مقصد اگر دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ ہے "تزکیۂ نفس"۔ یہی تزکیۂ نفس رسالت محمدیؐ کی غرض اور قرآن مجید کے نازل کیے جانے کا بھی مقصد ہے۔

"بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر احسان کیا جبکہ اس نے ان میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان میں اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے"۔

اس لیے تزکیۂ نفس کے لیے ضروری تھا کہ ایک طرف تو حق و صداقت پر قلوب کو پوری طرح مطمئن کیا جائے۔ اور دوسری طرف باطل کی ساری تشکیکات کا قلع قمع کیا جائے۔ اس بناء پر قرآن نے نہ صرف یہ کہ حق کو پیش کیا ہے بلکہ حق کے حق ہونے اور باطل کے فساد سے متعلق مسکت براہین بھی دیے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ آیت اس نکتہ کی طرف بھی اشارہ کر رہی ہے کہ کیونکہ اس میں رسولؐ کی ذمہ داری سے متعلق تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے تلاوتِ آیات (یتلو علیہم آیاتہ) اس کے بعد بعثت رسول یا نزول قرآن کی غرض و غایت یعنی تزکیۂ نفس (ویزکیہم) پھر تعلیم کتاب و حکمت (ویعلمہم الکتاب والحکمۃ) تاکہ اس کتاب کی تعلیم کے بعد حق کھل کر سامنے آجائے اور باطل کا فساد پوری طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کے یہ دلائل و براہین، جیسا کہ علماء کا قول ہے علم مباحثہ کی تقریباً تمام انواع و اقسام پر مشتمل ہیں لیکن قرآن نے متکلمین کے طریقوں اور علم بحث و مناظرہ کے اسلوبوں کی اتباع کیے بغیر سادہ انداز سے اور اہل عرب کی عادت کے مطابق ان دلائل و براہین کو پیش کیا ہے۔

"ہم نے اپنے پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے تو اس قوم ہی کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے"

ظاہر ہے کہ قرآن کے اوّلین مخاطب اہل عرب تھے اور نزولِ قرآن کے وقت نہ متکلمین کا طریقۂ استدلال رائج تھا اور نہ اہلِ عرب اس اسلوب سے آشنا تھے۔

اس لیے تبیین و توضیح (لیبیین لہم) وہی انداز اور وہی اسلوب اختیار کیا گیا جو اہلِ عرب کی عادت سے مطابقت رکھتا تھا تاکہ انہیں یہ عذر پیش کرنے کا موقع نہ مل سکے کہ خداوندا! تیری بھیجی ہوئی تعلیم تو ہماری سمجھ میں نہ آئی تھی پھر ہم اس پر ایمان کیسے لاتے۔

اس کی ایک وجہ، جیسا کہ علامہ سیوطی نے "اتقان" میں ذکر کیا ہے کہ برہان و حجت کے پیش کرنے کے غامض طریقوں اور ثقیل انداز استدلال کو وہی اختیار کیا ہے جو واضح ترین کلام کے ساتھ حجت قائم کرنے سے قاصر ہوتا ہے ورنہ وہ شخص کبھی غامض کلام اور چیستان بنانے کا طرز اختیار نہیں کرے گا جو اتفاقاً قادر الکلام ہو کہ نہایت وضاحت اور سہل انداز سے اس طرح مدعا بیان کرے کہ ہر شخص اور ہر مرتبہ ذہن والا انسان سمجھ سکے۔ اور جب قرآن کلام الٰہی ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ زبردست حجت اور مستحکم سے مستحکم استدلال کو نہایت واضح اور نہایت سہل انداز میں پیش کرنے سے قاصر ہونے کے نقص و عیب سے پاک ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ اس طریقہ پر قادر ہے تو پھر وہ ایسا غامض اسلوب اختیار کیوں کرے جس کی سمائی معدودے چند افراد ہی کے فہم میں ہو سکے اور اس کے بقیہ سارے بندے مفہوم و مدعا سے محروم رہیں۔

غرض جیسا کہ جاحظ نے کہا ہے کہ قرآن فن مباحثہ اور علم کلام کے قواعد سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود منطقی اور کلامی طرز و اسلوب سے خالی ہیں۔ اور اس کی ایک وجہ تو وہی ہے جو پہلے بیان ہوئی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ منطقی طرزِ استدلال اور کلامی اسلوب برہان اکثر بیشتر مخاطب کو لاجواب اور ساکت تو کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے دل سے تردد اور شک کے کانٹے نکال کر انشراح و اطمینان کی ٹھنڈک نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ ایک مناظر کی ساری کاوشیں اس بات میں صرف ہوتی ہیں کہ وہ مخاطب کو کسی نہ کسی طرح ساکت کر دے۔ اس لیے وہ ذہنی کشتی کے سارے داؤ پیچ سے مسلح ہو کر حریف پر حملہ آور ہوتا ہے کبھی الزام و معارضہ سے کام لیتا ہے کبھی اپنے استدلال کے مقدمات مغالطوں سے تیار کرتا ہے اور کبھی مخاطب کے کلام کی جراحی کر کے اس کی درجنوں شقیں نکالتا ہے۔ ہر شق کے مختلف گوشے پیدا کر دیتا ہے اور پھر ہر گوشے پر نقص و ایراد کی بارشیں شروع کر دیتا ہے تاکہ مخاطب کا ذہن مرعوب اور اس کا دماغ مفلوج ہو کر رہ جائے۔

دعوتِ حق

لیکن دعوتِ حق کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے داعی حق کی شان متکبرانہ چیلنج بازی کی نہیں ہوتی بلکہ اس کا مقصد ہدایت ہوتا ہے جو صرف اذعان و یقین سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ اذعان و یقین بحث و نزاع کے الجھاوے سے پیدا نہیں کیا جا سکتا بلکہ مخاطب کے دل سے شکوک کے کانٹے نکال کر اس میں حق اتارنے کی سعی ہی سے ممکن ہے۔ اس لیے قرآن نے استدلال کے جو اسالیب اور براہین کے جو پیرائے اختیار کیے ہیں ان سے باطل کا زور بھی ٹوٹ جاتا ہے اور تردد و شک کے سارے کانٹے بھی دل سے نکل جاتے ہیں اور انسان اگر معقولیت پسند ہے تو محض ساکت اور لاجواب ہو کر نہیں رہ جاتا بلکہ انشراح صدر کے ساتھ حق کے قبول کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ بھی پاتا ہے۔

اب ہم چند مثالیں بیان کرتے ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قرآن کس طرح فن مباحثہ اور علم کلام کے قواعد و نظائر اپنے اندر رکھنے کے باوجود برہان و حجت کی وہ زبان استعمال نہیں کرتا جو منطق اور کلام کی زبان ہے۔

۱۔ توحید کے بارے میں قرآن نے ایک جگہ یوں استدلال کیا ہے:۔

"یعنی اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا"۔

استدلال کی نوعیت

اس استدلال کی نوعیت وہی ہے جسے فن مناظرہ اور علم مباحثہ میں برہان تمانع کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن برہانِ تمانع سے کام لیتے وقت جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کے بجائے اسلوب ایسا اختیار کیا گیا کہ غامض انداز اور تعقیدی پیرایہ سے ایک طرح کی جو دہشت پیدا ہوتی ہے وہ بھی پیدا نہ ہو اور فائدہ وہی حاصل ہو جو برہان تمانع سے کام لینے کا ہوتا ہے۔ ہر شخص، عوام میں سے ہو یا خواص میں سے، ذہین اور طباع انسان ہو یا متوسط ادنیٰ یا ادنیٰ درجہ کا ذہن رکھنے والا سب کی سمجھ میں بات یکساں طور پر آجائے ورنہ اگر فنی طریقہ اختیار کیا جاتا تو بقول صاحب "اتقان" یوں کہا جاتا کہ اگر دنیا کے دو یا زیادہ صانع ہوتے تو نظام کائنات کے باب میں ان کی تدبیریں ہر قدم اور ہر مرحلہ پر یکساں اور ہم آہنگ نہ رہتیں اور ان کے احکام میں اتحاد و اتفاق نہ ہوتا اور یقیناً ان دونوں صانعوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو عاجز و مغلوب ہونا پڑتا کیونکہ اگر ان میں سے ایک صانع مثلاً کسی جسم کی زندگی چاہتا اور دوسرا صانع اس جسم کو مارنے کا ارادہ کرتا تو ایسی شکل میں یا تو ان دونوں کے ارادوں کی تنفیذ کے سبب فساد و تناقض پیدا ہو جاتا کیونکہ اگر اتفاق کو فرض کیا جائے تو فعل کی تجزی محال ہے اور اگر اختلاف کو فرض کیا جائے تو اجتماع ضدین لازم آتا ہے جو محال ہے یا دونوں میں سے کسی صانع کا ارادہ نافذ ہوتا تو دونوں صانع عاجز قرار پاتے ہیں حالانکہ خالق و صانع کو عجز سے پاک اور قادر ہونا چاہیے یا دونوں میں سے

کسی ایک صانع کے ارادے کی تنفیذ نہ ہوتی تو پھر اس کا عجز ثابت ہوتا ہے حالانکہ خدا کو عاجز نہ ہونا چاہیے۔ بھلا بتائیے کہ اس گورکھ دھندے والے انداز استدلال کو پوری طرح کتنے لوگ سمجھیں گے۔ پھر اس انداز گفتگو سے اس بات کا پورا امکان ہے کہ انسان کے دل میں وحشت پیدا ہونے لگے اور وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ لیکن قرآن نے یہی بات بیان کی اور اسی برہان سے کام لیا۔ لیکن کسی حد تک عام فہم اور دلکش طریقہ اختیار کیا اور ایسا پیرایہ اختیار کیا جو سہل ممتنع ہے اور جس سے فائدہ وہی سب کچھ حاصل ہو جو برہان تمانع سے کام لے کر فنی زبان استعمال کرنے کا ہوتا ہے۔

۲۔ فن بحث و مناظرہ کی ایک اصطلاح قول بالموجب ہے۔ جس کی حقیقت ابن ابی الاصبع کے قول کے مطابق یہ ہے کہ فریق مخالف کے کلام کو اسی کے فحوائے گفتگو سے رد کر دیا جائے۔ مثلاً قرآن حکیم نے منافقین کے ایک قول کی حکایت اس طرح کی ہے:۔

"یہ منافقین کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے، عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت تو خدا کے لیے ہے اور اس کے رسولؐ کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں مانتے"۔

منافقین نے اپنے اس جملہ میں لفظ اعزّا اپنے گروہ کے لیے اور اذلّ کا لفظ مومنین کے لیے بطور کنایہ استعمال کر کے اپنی جماعت کے لیے یہ بات کہی تھی کہ وہ مومنین کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ اس کی تردید میں صفت عزۃ منافقین کے برعکس مومنین کی جماعت کے لیے ثابت کی گئی۔ گویا یوں کہا گیا کہ ٹھیک ہے معزز لوگ وہاں سے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ مگر وہ ذلیل اور نکالے ہوئے لوگ خود منافقین ہوں گے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین وہ معززین ہیں جو نکالنے والے ہوں گے۔

۳۔ فن مباحثہ کی ایک اصطلاح "تسلیم" ہے۔ یعنی امر محال کو فرض کر لیا جائے خواہ منفی بنا کر یا حرف امتناع سے مشروط کر کے تاکہ شرط کے ممتنع الوقوع ہونے کی بناء پر امر مذکور کا واقع ہونے کے مفروضہ سے۔ اس کے بے فائدہ ہونے کی دلیل قائم کی جائے۔ مثلاً:

"اللہ نے کسی کو نہ تو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے"۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ شریک نہیں اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ واحد کے علاوہ اس کا کوئی شریک بھی ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ہر خالق و صانع اپنی اپنی مخلوق کو الگ کرے اور ایک دوسرے پر برتری اور غلبہ چاہے اور پھر دنیا بھر میں کوئی امر اور کوئی حکم نافذ نہ ہو سکے۔ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ نہایت نظم و ترتیب اور نہایت ہم آہنگی کے ساتھ نظام کائنات کارفرما ہے۔ لہٰذا چونکہ دو یا اس سے زیادہ الٰہ کے فرض سے فرضِ محال لازم آتا ہے۔ اور یہ فرضِ محال تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کے وقوع کا مفروضہ ایک عبث و بے فائدہ ہوگا اس لیے اسے فرض کرنا ہی محال ہے۔

۴۔ فن مباحثہ کی ایک اور اصطلاح "انتقال" ہے یعنی ایک دلیل سے دوسری دلیل کی طرف رجوع۔ اس کی مثال وہ حجتِ ابراہیمی ہے جس کی حکایت قرآن مجید نے کی ہے۔ اور جس سے منجملہ اور تعلیم کے یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ دعوتِ حق کی راہ فلسفیانہ موشگافیوں کی راہ نہیں ہے اس لیے داعیِ حق کے مکالمے منطقیانہ ردّ و قدح سے نہیں بلکہ حکمتِ عملی اور موعظہ حسنہ اور جدال احسن کی جلوہ سامانیوں سے معمور ہونے چاہئیں۔

یہ حجتِ ابراہیمی وہ مکالمہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نمرود کے درمیان ہوا تھا۔ قرآن اس کی حکایت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیمؑ سے حجت و تکرار کی تھی۔ حجت و تکرار اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے اور اس بنا پر کہ اللہ نے اس شخص کو حکومت دے رکھی تھی"۔

یعنی نمرود اپنے اقتدار و فرمانروائی کے گھمنڈ میں اپنے آپ کو حاکم مطلق سمجھ رہا تھا۔ اور اپنے اوپر کسی ایسے بالاتر اقتدار کا منکر تھا جس کے سامنے وہ جوابدہ ہو اور اس فریب میں مبتلا تھا کہ چونکہ اہل ملک کی معاشی ضروریات، ان کی عزت و ناموس اور ان کی جان و مال اس کے قبضۂ اقتدار میں ہیں اس لیے وہ ان کا "رب" ہے۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ اس کے اس غرورِ حکمرانی پر ضرب لگاتے ہوئے فرماتے ہیں "میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے"۔ اس کے جواب میں نمرود نے مجادلانہ رویہ اختیار کیا اور اس حضرت ابراہیمؑ کی دلیل کے جواب میں کہا کہ "زندہ کرنے اور مارنے والا تو میں ہوں"۔ اہل ملک کی گردنیں میرے قبضے میں ہیں۔ میرے ایک اشارہ ابرو سے انسان کا سر اس کے دوش سے جدا ہوتا ہے۔ اور جسے چشم عنایت سے دیکھ لوں وہ زندگی کی نعمتوں سے کھیلتا ہے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ نمرود نے ایک واجب القتل قیدی کی جان بخشی کر کے اسے آزاد کر دیا۔ اور بے گناہ شہری کو قتل کرا دیا۔ اور کہا کہ دیکھا میں جس کو چاہوں مارتا ہوں اور جسے چاہوں نہیں مارتا۔ ظاہر ہے کہ نمرود کا یہ جواب نہایت نامعقول اور انتہائی مضحکہ خیز تھا۔ اس نے حضرت ابراہیمؑ کے استدلال میں ذکر کردہ الفاظ "احیاء" (جلانا) اور اماتت (مار ڈالنا) کا یا تو مفہوم و مدعا ہی نہیں سمجھا یا سمجھ کر رکیک تاویل اور سطحی مغالطہ کا سہارا لینا چاہا۔

نمرود کی اس کج فہمی اور فہمانہ جواب پر ایک مناظر اسے اس طرح آڑے ہاتھوں لے سکتا تھا کہ اس کا ناطقہ بند ہو جاتا۔ مگر حضرت ابراہیمؑ ایک داعیِ حق تھے کوئی مناظر نہ تھے ان کی راہ دعوت و تلقین کی راہ تھی نہ کہ جدل و خصومت کی اور داعیِ حق کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اپنے مخاطب کے دل میں کسی طرح حق داخل کر دے نہ یہ کہ اسے بحث و نزاع میں سراسیمہ کر کے چھوڑ دے اس لیے حضرت ابراہیمؑ نے جب دیکھا کہ ان کے طرز استدلال کو نمرود کا دماغ ہضم نہ کر سکا تو وہ اپنی دلیل پر اڑے نہ رہے بلکہ فوراً دوسری بات پیش کر دی کہ اچھا، اگر تیری قدرت و اختیار کی وسعت ایسی ہی ہے تو:

"اللہ میرا رب ہے، سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو ذرا اس کو مغرب سے نکال کر دکھا"۔

تیر نشانہ پر لگا فبھت الذی کفر۔ وہ نمرود جس نے کفر و سرکشی کی راہ اختیار کی تھی۔ یہ جواب سن کر مبہوت و ششدر رہ گیا۔

اسی طرح ایک دلیل سے دوسری دلیل کی طرف رجوع کر کے حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کو یہ حقیقت بتائی کہ جو ہستی اس کائنات کی خالق ہے اور جس کے تکوینی امر کی اطاعت یہ نظام عالم کر رہا ہے وہی ہستی حاکم مطلق اور "رب" ہونے کی مستحق ہے۔ اور جس طرح وہ خالق کائنات ہے اسی طرح وہ کائنات کی حاکم و مالک بھی ہے اور حکومت و اقتدار کا یہ تخت اسی کا بخشا ہوا ہے جس پر تو بیٹھا ہے لہذا تجھے چاہیے کہ اس احکم الحاکمین کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ تصور کرتے ہوئے کارِ حکومت اس طرح انجام دے کہ اس کی زمین پر اس کی مرضی پوری ہو۔

یہ چند مثالیں بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھی گئی ہیں۔ ورنہ استقراء اور تفحص سے کام لیا جائے تو بحث و استدلال کی تقریباً ساری انواع اپنی اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے قرآن میں موجود ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ بحث برائے بحث اور اسکات مخاطب چونکہ مقصودِ قرآن نہیں اس لیے پیرایۂ بیان اور طرزِ استدلال کلامی نہیں ہے بلکہ خطیبانہ ہے اور نہایت مؤثر ہے۔

حجاج حضرات سے!

ایسے مصلّے ہرگز نہ خریدیں جن پر سجدہ گاہ میں صلیب کا نشان (+) ہو۔ کیونکہ یہ نصاریٰ کا معبود اور ان کی نشانی ہے۔

مولوی اللہ بخش سومرو،
از جعدو وایا گوٹرجی۔ سکھر سندھ

مسواک صحت کا ضامن اور مہلک امراض کا سستا علاج ہے

مسواک اور اس کی تاثیر

ابوالخیر اسدی مخدوم رشید ملتان

دانتوں کی خرابی مہلک امراض کا باعث بنتی ہے

اطباء جدید وقدیم اس اصول پر متفق ہیں کہ اکثر امراض جو انسانی صحت کے لئے مہلک ہیں دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جتنی غذائیں انسان کے اندر جاتی ہیں پہلے انہیں دانتوں ہی سے واسطہ پڑتا ہے۔ اب دانت اگر خراب ہوں گے یا مسوڑھوں میں پیپ یا گندہ مواد جمع ہوگا تو ان کے جراثیمی اثرات غذا میں مخلوط ہو کر اندر چلے جائیں گے، جن کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ وہ زہریلے جراثیم اندر جا کر امراض کا باعث بنیں گے

ان جراثیم سے بعض دفعہ ایسی مہلک بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو انسان کو ختم کر کے چھوڑتی ہیں ڈاکٹر اے سی سلمن ایم ڈی لکھتے ہیں:۔ بعض بیمہ کمپنیاں اپنے گاہکوں کے دانتوں کی حفاظت کے لئے اپنی گرہ سے دانت کے معالج ڈاکٹروں کو مقرر کرتی ہیں کیونکہ اس سے ان کو بہت بچت ہوتی ہے بہ نسبت اُس کے جو بیماری اور موت دانتوں کی خرابی کی وجہ سے واقعہ ہو اس کے لیے بیمہ کی رقم ادا کریں۔ (صحت وثبات صـ۲۱)

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ دانت تندرستی کے لئے اس قدر مفید سمجھے جاتے ہیں اور ان کی حالت صحت پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ یورپ کے ایک ملک میں فوج کے ہر سپاہی کے دانت اور دانت صاف کرنے کے برش کا معائنہ روزانہ اسی طرح ہوا کرتا ہے جس طرح توپ اور بندوقوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ (صحت وثبات صـ۲۱)

اس لئے تمام ممالک میں دانتوں کی حفاظت کے لئے کئی قسم کے ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاوڈر اور منجن تیار ہو بکتے ہیں جن پر روزانہ کروڑوں روپے خرچ آتے ہیں۔ انہیں جو کمپنیاں اور پیار ٹریز تیار کرتی ہیں ان میں سے اکثر تجارتی مفاد کو مدنظر رکھتی ہیں۔ اس لیے ان کی اشتہار بازی عوام کو فائدہ کی بجائے اُلٹا مالی نقصان پہنچاتی ہے۔ اور اسطرح ملک وقوم کا ایک کثیر سرمایہ روزانہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اسلام میں ایک نسخہ

اسلام جو ایک فطری مذہب ہے۔ اس میں ایک ایسی جامعیت ہے جس میں دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں سمٹ کر آگئی ہیں۔ چونکہ، اس کے ہر عمل میں فطری سادگی ہوتی ہے اس لئے ظاہربین اس کے فوائد اور نتائج سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اسلام میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کر لیا کریں۔ مسواک ایک معمولی درخت کی جڑ سے بنایا جاتا ہے اس کی شکل بھی معمولی اور سادہ ہوتی ہے اور معمولی قیمت پر حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال میں اتنے طبی فوائد جمع ہیں کہ عصر حاضر کے محققین ڈاکٹر بھی رائے دے چکے ہیں کہ اس جال کی لکڑی میں ایک ایسا مادہ ہوتا ہے جس کے استعمال سے دانتوں کی جملہ امراض رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر آپ مسواک کے سادہ فطری طریقہ پر عمل کریں تو آپ اُخروی اجر کے علاوہ ہزاروں مہلک امراض سے بھی بچ سکتے ہیں اب اس کے مختصر فوائد اور اُخروی درجات ارشادات نبوی کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

"مسواک اور فرمان نبوتؐ"

۱:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اگر مجھے امت پر ایک تنگی کا احساس نہ ہوتا تو میں اپنی امت پر ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا لازم کر دیتا۔ (یعنی اس کے نہ کرنے سے مواخذہ ہوتا) (بخاری)

۲:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میرے نزدیک مسواک کے ساتھ ایک رکعت پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعت سے بہتر ہے۔ (ترغیب صـ۴۳)

۳:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مسواک منہ کو صاف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔ (بخاری)

۴:۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز پڑھنے والا مسواک کر کے نماز میں قرآن مجید پڑھتا ہے تو فرشتے قرآن مجید کے ہر الفاظ کو بڑی محبت سے سنتے ہیں اور ان الفاظ کی نورانی تجلی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ (ابن ماجہ ترغیب صـ۴۳)

"مسواک کے نو فوائد"

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے میں نو فائدے ہیں۔

۱:۔ مسواک منہ کو صاف رکھتا ہے جس سے منہ کی عفونت دور ہو جاتی ہے۔
۲:۔ بلغم کا قلع قمع کرتا ہے کھانسی کو روکتا ہے۔
۳:۔ آنکھ کی بینائی کو تیز کرتا ہے۔
۴:۔ مسوڑھوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے
۵:۔ معدہ درست رہتا ہے۔
۶:۔ سنت پر عمل ہوتا ہے جس سے اخروی مدارج بلند ہوتے ہیں۔
۷:۔ ملائکہ منہ کی صفائی سے خوش ہوتے ہیں۔
۸:۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے
۹:۔ نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں۔

مسواک اہل سنت والجماعت (حنفیوں) کے نزدیک وضو کی سنت ہے اور، شافعیوں کے نزدیک نماز کی سنت ہے ان کے نزدیک ہر نماز کے لئے جداجدا مسواک کرنا باعث ثواب ہے۔

مسواک کے روحانی برکات

(تسہیل المنافع صـ۷۶)

اسلامی تاریخوں میں ہے کہ صحابہ کا ایک لشکر ایک علاقہ میں جنگ لڑ رہا تھا کافی دنوں تک جنگ جاری رہی لیکن فتح نہ ہوئی فوج کے کمانڈر نے سوچا ہم سے ایسی کونسی غلطی ہوئی ہے کہ ہمیں فتح نصیب نہیں ہو رہی ہے بڑے سوچ وبچار کے بعد معلوم ہوا کہ اہتمام جنگ کی وجہ سے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹ گئی ہے۔ اسلامی کمانڈر نے فوج کو حکم دیا کہ نماز کے وقت تمام فوجی اہتمام سے مسواک کریں۔ چنانچہ ایک نہر کے کنارے

(باقی صـ۱۲ پر)

اسلام کی ایک سرفروش مجاہدہ

اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا

(طیبہ بشریٰ)

اسلام نے دین وملت کی حفاظت کے لیے اپنے پیروؤں میں جو جہاد کی روح پھونکی وہ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ خواتین بھی اس جذبۂ سرفروشی سے سرشار تھیں۔ ابتدائے اسلام ہی سے ہمیں مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی نہ صرف زر و مال سے بلکہ اپنے جسم و جان سے بھی دین وملت کی بقاء و ترقی میں حصہ لیتی نظر آتی ہیں۔ جنگ احد جو ۳ ہجری میں واقع ہوئی اس میں متعدد عورتوں نے جن میں حضرت عائشہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت فاطمہ زہراؓ جیسی مقدس ہستیاں بھی شامل تھیں، عملی طور پر حصہ لیا۔ مشکیزے بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلایا۔ ان کی مرہم پٹی کی۔ گویا نرسنگ کی خدمات انجام دیں۔ لیکن انہی بزرگ ہستیوں میں ایک نام حضرت ام عمارہؓ کا بھی ہے جنہوں نے نہ صرف نرسنگ کی خدمات انجام دیں بلکہ مجاہدوں کے دوش بدوش تیغ وسپر اٹھا کر دشمنانِ اسلام سے جنگ کی اور خود بھی زخم کھائے، اور کافروں کو بھی جہنم رسید کیا۔

حضرت ام عمارہؓ انصاری تھیں۔ اور مدینہ کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ ہجرت کے وقت چالیس سال کی تھی، جب آنحضورؐ کی تبلیغ کا چرچا مدینہ والوں میں پھیلنا شروع ہوا تو مدینہ کے نیک دل لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔ ہجرت سے کچھ قبل ہی خاندان بنجار مسلمان ہوگیا تھا۔ اور ان میں حضرت ام عمارہؓ بھی شامل تھیں، جب مدینہ والوں کا ایک وفد عقبہ کے مقام پر (مکہ میں) آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو ان میں ام عمارہؓ اور ان کے شوہر بھی تھے۔ دوسرے لوگوں کی طرح ام عمارہؓ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی جان و مال و اولاد سے اسلام کی حمایت کرنے کا عہد کیا۔ تین ہجری میں جب جنگ احد پیش آئی تو حضرت ام عمارہؓ اپنے شوہر اور دو بیٹوں کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئیں جب تک مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ یہ مجاہدوں کو پانی پلاتے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دیتی رہیں جب ایک غلطی کی وجہ سے مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا اور بہت سے لوگ آنحضورؐ سے دور چلے گئے تو حضرت ام عمارہؓ نے آنحضورؐ کی حفاظت کو مقدم جانا اور مشکیزہ وغیرہ پھینک کر تیغ وسپر سنبھال لی اور آنحضرتؐ کے لیے سینہ سپر ہوگئیں آپ تیر و تلوار کے حملوں کو اپنے اوپر روکتیں۔ دشمنوں کے وار اپنی ڈھال پر روکتیں مگر آنحضورؐ پر آنچ نہ آنے دیتیں۔ دشمنوں کے گھوڑوں کی ٹانگ کاٹ کر انھیں گرا دیتیں

اور پھر نبی اکرمؐ ان کے بیٹے عبداللہ کو آواز دیتے اور ماں بیٹا مل کر اس کافر کو جہنم رسید کر دیتے، جب ایک دشمن کے پتھر سے آنحضورؐ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور ایک نابکار کی تلوار سے آپؐ کے خود کی کڑیاں رخسار مبارک میں گڑ گئیں اور خون بہنے لگا۔ تو ام عمارہؓ نے حملہ آور کا بہادری سے مقابلہ کیا اگر وہ زرہ نہ پہنے ہوتا تو اسے مار دیا ہوتا۔ مگر وہ حضرت ام عمارہؓ کو زخمی کر کے بھاگ گیا۔ آنحضورؐ نے خود ام عمارہؓ کے کندھے کے زخم پر پٹی بندھوائی اور کئی بہادر صحابہؓ کا نام لے کر فرمایا کہ آج ام عمارہؓ نے ان سے بڑھ کر بہادری دکھائی۔ ام عمارہؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میرے لیے دعا فرمائیں، کہ جنت میں بھی حضورؐ کے ساتھ ہی رہوں۔ آپ نے دعا فرمائی تو بولیں اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں جنگ احد میں ام عمارہؓ کے بیٹے کو بھی زخم آیا۔ ام عمارہؓ نے ان کی مرہم پٹی کی۔ اور کہا "اب جاؤ بیٹا" جب تک دم میں دم ہے لڑو۔ آنحضورؐ نے فرمایا اے ام عمارہؓ جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی"؛ ایک بار آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا "غزوۂ احد میں میں نے ام عمارہؓ کو اپنے دائیں بائیں برابر لڑتے دیکھا"؛

جنگ احد کے بعد ام عمارہؓ نے بیعت الرضوان، جنگ خیبر، غزوۂ حنین اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی، جب حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کا فتنہ اٹھا تو ام عمارہؓ کے ایک بیٹے حبیب کو اس نے اس پاداش میں ایذا دے دے کر شہید کروا دیا کہ وہ برابر رسول خداؐ کو سچا نبی مانتا رہا اور مسیلمہ کو رسول ماننے سے انکار کرتا رہا تھا حضرت ابوبکرؓ نے جب خالد بن ولیدؓ کو مسیلمہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا تو ام عمارہؓ بھی خالدؓ کی فوج میں شامل ہوگئیں۔ جنگ گھمسان کی ہوئی دونوں طرف بہت جانی نقصان ہوا حضرت ام عمارہؓ بھی بڑی جانفشانی سے لڑتی رہیں اور زخم پر زخم کھاتی اور اپنے نیزے سے صفیں درہم برہم کرتی مسیلمہ کذاب کے قریب جا پہنچیں اس کوشش میں انھیں گیارہ زخم لگے اور ایک ہاتھ بھی کٹ گیا مگر وہ برابر لڑتی رہیں، مسیلمہ پر وار کیا ہی چاہتی تھیں کہ دو اور حملہ آوروں نے اسے گرا دیا پلٹ کر دیکھا تو ان میں سے ایک خود ام عمارہؓ کا فرزند عبداللہ تھا۔ مسیلمہ کی موت پر ماں بیٹے دونوں کو بہت خوشی ہوئی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ اور دوسرے صحابہؓ حضرت ام عمارہؓ کی بہت قدر کیا کرتے تھے اس جنگ میں انھیں جو زخم آئے تھے ان کا باقاعدہ علاج کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد زخم درست ہوگئے مگر ایک ہاتھ تو کٹ ہی چکا تھا۔

ام عمارہؓ کی وفات حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں ہوئی ایک روایت ہے۔ ایک بار مال غنیمت میں ایک قیمتی زرتار دوپٹہ آیا۔ لوگوں نے کئی دوسری خواتین کو اس کا مستحق بتایا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عمارہؓ کو ترجیح دی اور فرمایا کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ اس دن آپ دائیں بائیں جدھر دیکھتے ام عمارہؓ کو اپنے پاس لڑتے دیکھتے۔ چنانچہ وہ دوپٹہ حضرت ام عمارہؓ کو ہی بھجوا دیا گیا۔

ظہیر صدیقی

میرے آقا مدینے والے

میرے آقا مری سرکار مدینے والے
ہو غلاموں کو بھی دیدار مدینے والے

کون کھاتا ہے جہاں بھر میں کسی غیر کا غم
سب گنہگاروں کے غمخوار مدینے والے

فرش سے عرش پہ بلوا کے کہا مالک نے
تم تو میرے بھی ہو مختار مدینے والے

دل شکستہ رہا جو بھی بنا در کا گدا
دل شکستوں کے ہیں دلدار مدینے والے

ہیں ترستے تری محتاجی کو سلطان سارے
کیا نرالا ترا دربار مدینے والے

جیسے خنداں ہو ستاروں کی جلو میں مہتاب
سارے نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

تیرے در پر تری رحمت سے چلا آؤں گا
ہوں میں رحمت کا طلبگار مدینے والے

دین و دنیا کا رہے خوف اس کو تو ظہیر
جس کے بن جائیں مددگار مدینے والے

خدام الدین

۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ ہجری
۳ر نومبر ۱۹۷۲ء

جلد ۱۸ شمارہ ۲۳۵

مندرجات

رئیس الادارہ
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
مجاہد الحسینی

متفقہ آئینی فارمولا

حزبِ اقتدار و حزبِ اختلاف کا مستحسن تاریخی سمجھوتہ

پاکستان نے جن صبر آزما حالات میں ۲۵ سال گزارے اور اس مملکت کے آئین و قانون کے مسئلہ پر جس قسم کا سنگین بحران برپا رہا اس سے کوئی شخص بے خبر نہیں ہے۔!

خدا کا شکر ہے کہ ۲۵ سال بعد پاکستانی عوام نے پہلی مرتبہ یہ مسرت افزا خبر سنی ہے کہ "سرزمین بے آئین" کے مرحلہ سے نکل کر یہ ملک اب آئین و قانون کی حدود میں داخل ہوگیا ہے اور اس سلسلہ میں تمام پارلیمانی جماعتوں کے رہنماؤں نے ایک متفقہ آئینی فارمولے پر دستخط کرکے آئین سازی کا آغاز کر دیا ہے اس متفقہ آئینی فارمولے میں عوام کا یہ مطالبہ بھی تسلیم کرلیا گیا ہے کہ مملکتِ پاکستان اسلامی جمہوریہ ہوگی، حکومت کا مذہب اسلام۔ اور سربراہِ مملکت مسلمان ہوگا جو اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے وقت یہ اقرار کرے گا کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین وایمان رکھتا ہے۔!

اس تاریخی فیصلہ پر ہم صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور ممبران آئین کمیٹی کی خدمت میں ہدیہ تحسین و تبریک پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے انتہائی دانشمندی اور دور اندیشی سے کام لے کر پاکستان کو خطرناک قسم کے آئینی بحران سے بچا لیا ہے اور آئینی مسئلہ حل نہ ہونے کے باعث دوسری دنیا میں پاکستان کے بارے میں جو بے اعتمادی اور بے یقینی کی فضا پائی جاتی تھی وہ ختم ہوگئی ہے اور اب مملکت اور اس کے اربابِ اقتدار کی عظمت و وقار میں اطمینان افزا صورت پیدا ہوگئی ہے!

صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف جو لوگ اس قسم کا پروپیگنڈہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے کہ یہ شخص برسرِاقتدار آکر اسلام کی جڑیں کاٹ دے گا اور علماء کرام کی گردنیں اڑا دی جائیں گی انہیں چشمِ ہوش سے یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ صدر بھٹو ہی کے دورِ اقتدار میں اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ رکھا گیا — اسلام حکومت کا مذہب قرار پایا۔ اور علماء کرام کو برسرِ اقتدار آنے کے مواقع فراہم ہوئے —!

بہرحال — ہم اس مسرت افزا موقعے پر صرف اربابِ اقتدار ہی کو نہیں حزبِ اختلاف کے رہنماؤں کی خدمت میں بھی ہدیہ تحسین و آفرین پیش کرتے ہیں جنھوں نے کمال عرقریزی اور محنت سے کام کرکے ایک متفقہ آئینی فارمولا تیار کرنے میں حکومت سے پورا پورا تعاون کیا اور حالات کی نزاکت کا احساس کرکے ہٹ دھرمی اور خواہ مخواہ کی مخالفت کا طرزِ عمل اختیار کرنے کے بجائے مفاہمانہ جذبے اور وسعتِ ظرف کا ثبوت فراہم کیا۔

حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں نے جس طرح مفاہمت، تعاون اور اشتراکِ عمل کی فضا میں کام کرکے ملک کو آئینی بحران سے نجات دلائی ہے دونوں سے ہماری مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ اس جذبہ کے تحت ملک کو اندرونی خلفشار، بے چینی، سیاسی افراتفری، ہلڑبازی، قتل و غارت گری، ہوشربا گرانی اور اخلاقی بے راہ روی سے نجات دلانے میں مخلصانہ کوششیں بروئے کار لائیں اور اسی طرح پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق الجھے ہوئے مسائل حل کرانے کے لیے ایک مشترکہ محاذ کی حیثیت سے کام کریں۔

پاکستان کے آئینی فارمولے کی منظوری کے بعد اب یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ ملک اب سنگین قسم کے بحرانوں کا شکار نہ ہوسکے گا اور ملک کی تمام جماعتیں اب قانون اور ضابطے کی زندگی گذارنے کی طرح ڈالیں گی۔!

• نئی جماعت کا مطالبہ

گذشتہ دنوں لاہور میں ایک نئی سیاسی تنظیم معرضِ وجود میں آئی ہے جس کا نام "پاکستان سنی پارٹی" رکھا گیا ہے اس کے اغراض و مقاصد میں دیگر مطالبات کے علاوہ یہ بھی شامل ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور پاکستانی فوج سے ان لوگوں کو نکال دیا جائے جن کے مذہب میں جہاد حرام ہے۔!

یہ مطالبات مبنی برانصاف ہیں اور ہمارے دینی، قومی اور ملکی تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے علامہ اقبالؒ نے کیا تھا بعد ازاں برصغیر پاک و ہند کے تمام مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ بن گیا اور ملک کی تمام جماعتیں حصولِ مقصد کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہی ہیں۔

جہاں تک پاکستانی فوج سے ان لوگوں کو نکالنے کا تعلق ہے جن کے مذہبی عقیدہ کی رُو سے جہاد حرام ہے، ایسے افراد واقعی پاکستانی فوج کے لائق نہیں ہوسکتے جو جہاد کے جذبہ اور سپرٹ سے ہی عاری ہوں اور واقعۃً بھی ایک اسلامی مملکت کی سالمیت اور اس کے تحفظ و بقا کی خاطر جان نثاری کا جذبہ صرف اسلامی جہاد ہی کے ذریعہ پیدا ہوسکتا ہے جہاد کے بغیر وہ اسلام، اہل اسلام (باقی صفحہ ۱۸ پر)

اسلام کی ایک سرفروش مجاہدہ

اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا

(طیبہ بشریٰ)

اسلام نے دین و ملت کی حفاظت کے لیے اپنے پیروؤں میں جو جہاد کی روح پھونکی وہ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ خواتین بھی اسی جذبۂ سرفروشی سے سرشار تھیں۔ ابتدائے اسلام ہی سے ہمیں مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی نہ صرف زر و مال سے بلکہ اپنے جسم و جان سے بھی دین و ملت کی بقا و ترقی میں حصہ لیتی نظر آتی ہیں۔ جنگ احد جو ۳ ہجری میں واقع ہوئی اس میں متعدد عورتوں نے جن میں حضرت عائشہ رض، حضرت صفیہ رض اور حضرت فاطمہ زہرا رض جیسی مقدس ہستیاں بھی شامل تھیں، عملی طور پر حصہ لیا۔ مشکیزے بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلایا۔ ان کی مرہم پٹی کی۔ گویا نرسنگ کی خدمات انجام دیں۔ لیکن انہی بزرگ ہستیوں میں ایک نام حضرت ام عمارہ رض کا بھی ہے، جنہوں نے نہ صرف نرسنگ کی خدمات انجام دیں بلکہ مجاہدوں کے دوش بدوش تیغ و سپر اٹھا کر دشمنانِ اسلام سے جنگ کی اور خود بھی زخم کھائے، اور کافروں کو بھی جہنم رسید کیا۔

حضرت ام عمارہ رض انصاری تھیں۔ اور مدینہ کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ ہجرت کے وقت چالیس سال کی تھی، جب آنحضور کی تبلیغ کا چرچا مدینہ والوں میں پھیلنا شروع ہوا تو مدینہ کے نیک دل لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔ ہجرت سے کچھ قبل ہی خاندان بنجار مسلمان ہو گیا تھا۔ اور ان میں حضرت ام عمارہ رض بھی شامل تھیں، جب مدینہ والوں کا ایک وفد عقبہ کے مقام پر (مکہ میں)، آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو ان میں ام عمارہ رض اور ان کے شوہر بھی تھے۔ دوسرے لوگوں کی طرح ام عمارہ رض نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی جان و مال و اولاد سے اسلام کی حمایت کرنے کا عہد کیا۔ تین ہجری میں جب جنگ احد پیش آئی تو حضرت ام عمارہ رض اپنے شوہر اور دو بیٹوں کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئیں جب تک مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ یہ مجاہدوں کو پانی پلاتے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دیتی رہیں جب ایک غلطی کی وجہ سے مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا اور بہت سے لوگ آنحضور سے دور چلے گئے تو حضرت ام عمارہ رض نے آنحضور کی حفاظت کو مقدم جانا اور مشکیزہ وغیرہ پھینک کر تیغ و سپر سنبھال لی اور آنحضرت کے لیے سینہ سپر ہو گئیں آپ تیر و تلوار کے حملوں کو اپنے اوپر روکتیں۔ دشمنوں کے وار اپنی ڈھال پر روکتیں مگر آنحضور پر آنچ نہ آنے دیتیں۔ دشمنوں کے گھوڑوں کی ٹانگ کاٹ کر انھیں گرا دیتیں

اور پھر نبی اکرم ان کے بیٹے عبداللہ کو آواز دیتے اور ماں بیٹا مل کر کافر کو جہنم رسید کر دیتے، جب ایک دشمن کے پتھر سے آنحضور کے دانت مبارک شہید ہوئے اور ایک نابکار کی تلوار سے آپ کے خود کی کڑیاں رخسار مبارک میں گڑ گئیں اور خون بہنے لگا۔ تو ام عمارہ رض نے حملہ آور کا بہادری سے مقابلہ کیا اگر وہ زرہ نہ پہنے ہوتا تو اسے مار دیا ہوتا۔ مگر وہ حضرت ام عمارہ رض کو زخمی کر کے بھاگ گیا۔ آنحضور نے خود ام عمارہ رض کے کندھے کے زخم پر پٹی بندھوائی اور کئی بہادر صحابہ رض کا نام لے کر فرمایا کہ آج ام عمارہ رض نے ان سے بڑھ کر بہادری دکھائی۔ ام عمارہ رض نے عرض کیا "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میرے لیے دعا فرمائیں، کہ جنت میں بھی حضور کے ساتھ ہی رہوں۔ آپ نے دعا فرمائی تو بولیں اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی پروا نہیں۔ جنگ احد میں ام عمارہ رض کے بیٹے کو بھی زخم آیا۔ ام عمارہ رض نے ان کی مرہم پٹی کی۔ اور کہا "اب جاؤ بیٹا" جب تک دم میں دم ہے لڑو۔ آنحضور نے فرمایا اے ام عمارہ رض جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی"۔ ایک بار آپ نے یہ بھی فرمایا تھا "غزوۂ احد میں میں نے ام عمارہ رض کو اپنے دائیں بائیں برابر لڑتے دیکھا"۔

جنگ احد کے بعد ام عمارہ رض نے بیعت الرضوان، جنگ خیبر، غزوۂ حنین اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔ جب حضرت ابوبکر رض کے زمانے میں جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کا فتنہ اٹھا تو ام عمارہ رض کے ایک بیٹے حبیب کو اس نے اس پاداش میں ایذا دے دے کر شہید کروا دیا کہ وہ برابر رسول خدا کو سچا نبی مانتا رہا اور مسیلمہ کو رسول ماننے سے انکار کرتا رہا تھا حضرت ابوبکر رض نے جب خالد بن ولید رض کو مسیلمہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا تو ام عمارہ رض بھی خالد رض کی فوج میں شامل ہو گئیں۔ جنگ گھمسان کی ہوئی دونوں طرف بہت جانی نقصان ہوا حضرت ام عمارہ رض بھی بڑی جانفشانی سے لڑتی رہیں اور زخم پر زخم کھاتی اور اپنے نیزے سے صفیں درہم برہم کرتی مسیلمہ کذاب کے قریب جا پہنچیں اس کوشش میں انھیں گیارہ زخم کھانے اور ایک ہاتھ بھی کٹ گیا مگر وہ برابر لڑتی رہیں مسیلمہ پر وار کیا ہی چاہتی تھیں کہ دو اور حملہ آوروں نے اسے گرا دیا پلٹ کر دیکھا تو ان میں سے ایک خود ام عمارہ رض کا فرزند عبداللہ تھا۔ مسیلمہ کی موت پر ماں بیٹے دونوں کو بہت خوشی ہوئی۔

حضرت خالد بن ولید رض اور دوسرے صحابہ رض حضرت ام عمارہ رض کی بہت قدر کیا کرتے تھے اس جنگ میں انھیں جو زخم آئے تھے ان کا باقاعدہ علاج کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد زخم درست ہو گئے مگر ایک ہاتھ تو کٹ ہی چکا تھا۔

ام عمارہ رض کی وفات حضرت عمر فاروق رض کے عہد میں ہوئی ایک روایت ہے۔ ایک بار مال غنیمت میں ایک قیمتی زرتار دوپٹہ آیا۔ لوگوں نے کئی دوسری خواتین کو اس کا مستحق بتایا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عمارہ رض کو ترجیح دی اور فرمایا کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ اس دن آپ دائیں بائیں جدھر دیکھتے ام عمارہ رض کو اپنے پاس لڑتے دیکھتے۔ چنانچہ وہ دوپٹہ حضرت ام عمارہ رض کو ہی بھجوا دیا گیا۔

ظہیر صدیقی

میرے آقا مدینے والے

میرے آقا مری سرکار مدینے والے
ہو غلاموں کو بھی دیدار مدینے والے

کون کھاتا ہے جہاں بھر میں کسی غیر کا غم
سب گنہگاروں کے غمخوار مدینے والے

فرش سے عرش پہ بلوا کے کہا مالک نے
تم تو میرے بھی ہو مختار مدینے والے

دل شکستہ رہا جو بھی بنا در کا گدا
دل شکستوں کے ہیں دلدار مدینے والے

ہیں ترستے تری محتاجی کو سلطان سارے
کیا نرالا ترا دربار مدینے والے

جیسے خنداں ہو ستاروں کی جلو میں مہتاب
سارے نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

تیرے در پر تری رحمت سے چلا آؤں گا
ہوں میں رحمت کا طلبگار مدینے والے

دین و دنیا کا رہے خوف اس کو تو ظہیر
جس کے بن جائیں مددگار مدینے والے

حلال و حرام قرآن و سنت کے آئینہ میں

تحریر
علامہ یوسف جبریل

(۱) الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ
من احسن الی عیالہ

ساری مخلوق اللہ کی عیال ہیں اور اللہ کی اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (حدیث)

(۲) وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا فِي اَرْبَعَةِ
اَيَّامٍ ط سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ o

اور زمین میں　　حاجت مندوں کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سب ہی کے لیے ان کے رزق کے ذرائع چار دن میں ٹھیک اندازے سے مقرر کر دیئے (سورہ حٰم سجدہ آیت ۱۰)

(۱) یہ رزق اللہ کی ہر قسم کی مخلوق کے لیے ہے۔
(۲) ان کی اپنی اپنی ضرورت کے مطابق ہے۔
(۳) سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو اپنے خصوصی رزق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اس رزق میں شریک گردانے جائیں گے۔

(۷) اس شرکت میں بلحاظ شرکت برابری کا بھی پر زور حوالہ لفظ سَوَاءً میں ملتا ہے۔ لیکن اس برابری سے مراد مقدار کی برابری کا لزوم نہیں کہ ایک کو پانچ پونڈ گھاس ملے اور دوسرے کو بھی پانچ پونڈ گھاس ملے اور یہ کہ اگر آدمی کو روٹی ملے تو بیل کو بھی روٹی ہی ملے۔ نہیں، بلکہ ہر ایک کو اپنی اپنی ضرورت کی نوعیت کے مطابق رزق مہیا ہو۔ کیونکہ اس دنیا کی تخلیق ہی تفاوت کی وجہ سے عمل میں آئی ہے اگر تفاوت نہ ہو تو دنیا ہی ختم ہو جائے۔ تفاوت کا مدار حرکت پر ہے اور اگر تفاوت نہ رہے تو حرکت بھی نہ رہے، اور حرکت نہ رہے تو دنیا جامد ہو جائے۔ اور جو دنیا جامد ہو تو ختم ہو جائے اگرچہ مطلقاً برابری کا جواز تو اس آیت سے پیدا نہیں ہوتا البتہ یہ بات ضرور ہے کہ کسی کو بھی اللہ کے رزق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ سب ہی اس امر میں برابر کے مستحق ہیں۔

دنیا کے تمام وہ سائنس دان جو اس کائنات کی تخلیق کو اتفاقی اور حادثاتی مانتے ہیں اور یہ باور کرتے ہیں کہ یہ دنیا خود بخود قدرت کے اصولوں پر چل رہی ہے اور اسے کسی بیرونی کنٹرول کی ضرورت نہیں، یعنی خدا کی نگرانی کی ضرورت نہیں، میرے مندرجہ ذیل سوال کا جواب نہیں دے سکتے اور ششدر ہو جاتے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر دنیا محض قدرت کے حادثاتی قانون پر چل رہی ہے اور کسی بیرونی کنٹرول کا کوئی دخل نہیں تو پھر میرے گاؤں میں ہر سال بارش ایک ہی وقت اور ایک جیسی کیوں نہیں ہوتی۔ بارش کا ہر قطرہ حجم اور افتاد میں برابر کیوں نہیں ہوتا۔ ہمیشہ بادل کی شکل و صورت اور رنگ و روپ ایک جیسا کیوں نہیں ہوتا۔ میں ہر سال بارش کے وقت کیوں اسی جگہ پر نہیں ہوتا۔ اور میرا ہمسایہ ہمیشہ کیوں وہی کام نہیں کر رہا ہوتا۔ اور کیچڑ میں پھنسنے والی کار کیوں ہمیشہ وہی نہیں ہوتی اور کیوں ہمیشہ اسی جگہ نہیں پھنستی۔ پھر اولوں کی مثال اس سے بھی موثر ہے کہ کسی جگہ تو پڑتے ہیں۔ اور کسی جگہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خدا خود قانون قدرت کی راہ میں تصرف کر کے بارش میں کمی بیشی کرتا ہے۔ اور بارش کا وقت مختلف مقرر کرتا ہے۔ ورنہ اگر دنیا انجن کی طرح قانون قدرت سے چل رہی ہوتی تو انجن کے پہیوں کی طرح ہر کام اپنے چکر کے کسی خاص مقام پر باقاعدہ ہوتا اگر یہ مان لیا جائے کہ دنیا انجن کی طرح چل رہی ہے تو ماننا پڑے گا کہ ہر چکر برابر اور باقاعدہ ہو۔ اور تفاوت مٹ

جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم
نماز جمعۃ الوداع اور عید الفطر
حسب سابق باغ بیرون شیرانوالہ پڑھائیں گے
ناظم انجمن خدام الدین

جائے یعنی ہر آدمی برابر، اور ہر آدمی برابر ہو تو پھر آدمی اور جانور ایک جیسے۔ اور بارش اپنے مقررہ وقت پر ہمیشہ، لیکن ایسا نہیں ہے، یہ تفاوت ثابت کرتا ہے کہ خدا خود اس دنیا کا کنٹرول کر رہا ہے اور جونہی اس کا کنٹرول ختم ہو جائے تو دنیا ختم ہو جائے۔ میرے اس نظریے کا یہ مختصر سا اشارہ ہے اگر کسی سائنس دان کی نظر سے یہ بات گزرے تو ضرور اس پر غور کریں۔ البتہ خدا کو انسانی شکل میں متصور نہ کیا جائے۔ بہر حال ــــ

۳- كُلُوا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ ط
اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ
وَاشْكُرُوا لَهُ -
اور اس کا شکر بجا لاؤ (السباء آیت ۱۵)

۴- کل ماشئت والبس ماشئت۔
جو چاہو کھاؤ ــــ اور جو چاہو پہنو،
ماخطئتک اثنتان اسراف او مخیلہ
بشرطیکہ اسراف اور اتراہٹ ان دونوں چیزوں سے بچو۔ (حدیث بخاری)

۵۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ
حَلَالًا طَيِّبًا۔
لوگو کھاؤ۔ جو کچھ کہ زمین میں ہے حلال اور پاک
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط
اور شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ o
کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (۲ سورہ البقرہ آیت ۱۶۸)

۶- غلے کی ذخیرہ اندوزی بری نیت سے کر کے خدا کی مخلوق کو ان کے جائز رزق سے محروم نہ کرو۔
مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ -
جس نے احتکار کیا وہ غلط کار ہے (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)
احتکار کہتے ہیں غلے کو جمع کر رکھنا اور روک رکھنا اس غرض سے کہ مہنگا کر کے بیچیں۔
خاطی کے لفظ کے بارے میں غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیے۔ خاطی کا لفظ کوئی نرم لفظ نہیں۔ کافر اور مشرک بھی خاطی ہے۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
من احتکر طعاماً اربعین یوماً فقد
بری من اللہ وبری اللہ منہ ط
جس نے چالیس دن تک احتکار کی نیت سے غذا کو ذخیرہ کیے رکھا۔ اس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں اور اللہ کو اس کی کوئی پروا نہیں (مسند امام احمد)

۷- النَّاسُ شُرَكَاءُ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ - سارے انسان۔ پانی۔ چارے اور آگ میں شریک ہیں (حدیث)
اور فرمایا ــــ
المسلمون شریک فی ثلاث
فی الماء والکلاء النار ــــ
سارے مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں۔ پانی چارہ اور آگ میں ــــ

آیت کریمہ
رمضان المبارک کے بعد مورخہ ۱۶ ر نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب جامع مسجد شیرانوالہ میں پڑھی جائے گی۔ شرکت کے خواہشمند احباب مطلع رہیں
ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

طبی معلومات

نزلہ زکام — موسم سرما کے لیے طبی ہدایات — انار — ایک مفید نسخہ

زبدۃ الحکماء
حکیم آفتاب احمد قریشی ایم اے

نزلہ وزکام

نزلہ زکام عالمگیر مرض ہے۔ سرمایہ دار ہوں یا اشتراکی امریکہ کے باشندے ہوں یا روس کے شہری، اس مرض کی تیغ تیز کا ہدف ہیں۔ طب یونانی میں اس مرض کا موثر علاج ہے۔ نزلہ و زکام کے علاج کے لیے جوشاندہ بڑا مفید ہوتا ہے۔ نزلہ و زکام کے لیے حسب ذیل نسخہ بڑا فائدہ مند ہے۔ یہ نسخہ تو انفلوئنزا میں بھی موثر ہے۔

ہوالشافی:۔ گل بنفشہ سات ماشہ، عناب پانچ عدد سپستان نو عدد، تخم خطمی پانچ ماشہ، ملٹھی ۳ ماشہ، ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کر کھانڈ ملا کر پئیں۔ ایک جوشاندہ کو دو بار استعمال کریں۔ جوشاندہ صبح اور سوتے وقت پئیں رات کا کھانا سونے سے تین گھنٹہ قبل کھائیں۔ جوشاندہ پی کر کمبل لپیٹ کر سو جائیں اور پسینہ آنے دیں۔ نزلہ میں قبض نہ ہونے دیں۔ سب سے مفید تو اطریفل زمانی ہے، سوتے وقت نو ماشہ کھائیں اگر اطریفل زمانی نہ کھا سکیں تو کوئی اور قبض کشا دوا استعمال کریں۔ دن میں دو تین بار گرم پانی میں نمک ملا کر اس کے غرارے کریں۔ پاکستان کے نامور طبیب حضرت شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی صاحب نے جوشاندہ کا بڑا آسان نسخہ ترتیب دیا ہے۔ گاؤزبان ۳ ماشہ، عناب ۵ عدد ایک پاؤ پانی میں جوش دیکر کھانڈ ملا کر پئیں اگر جوشاندہ نہ پی سکیں تو صبح، دوپہر اور شام لعوق سپستان ایک تولہ گرم پانی میں گھول کر پئیں۔ غذا میں بکری کا شوربہ، مونگ کی دال اور پالک وغیرہ کھائیں، دودھ، دہی، لسی، آلو، بھنڈی، بینگن، ماش کی دال، چاول اور کھٹی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ کھانا بھی کم مقدار میں کھائیں۔ اگر بلغم جم جاتے تو اس صورت میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے۔ صبح و شام خمیرہ ابریشم چھ ماشہ کھائیں۔ گاؤزبان تین ماشہ، گل گاؤزبان تین ماشہ عناب پانچ عدد، ابریشم تین ماشہ، ملٹھی تین ماشہ ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کو کھانڈ ملا کر پئیں۔

بعض حضرات کو دائمی نزلہ ہو جاتا ہے، حلق میں نزلہ گرتا ہے تو اس صورت میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے۔ صبح و شام خمیرہ ابریشم چھ ماشہ بعد از غذا، جوارش جالینوس چھ ماشہ استعمال کریں۔ سہ پہر حب اسطوخودوس دو عدد کھائیں سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس نو ماشہ کھائیں۔ بعض مریضوں کو ناک سے پتلی رطوبت جاری رہتی ہے تو اس صورت میں صبح شام تریاق نزلہ چھ ماشہ اور سہ پہر حب جدوار ایک عدد کھائیں۔ نزلہ ایک متعدی مرض ہے یعنی ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگ جاتا ہے اس لیے زکام والے شخص کو خود پرہیز کرنی چاہیے تاکہ دوسرے لوگ اس مرض کا شکار نہ ہوں۔

سردیوں کے لیے طبی ہدایات

طبی نقطہ نگاہ سے صحت کے لیے بہترین موسم سردیوں کا ہے۔ سرد آب و ہوا میں بدن کا درجہ حرارت قائم رکھنے کے لیے انسان کو زیادہ غذا کی ضرورت ہے۔ اس موسم میں بھوک میں اضافہ ہوتا ہے انسان مقوی غذائیں گھی، چکنائی، انڈا گوشت، بادام، خشک پھل، حلوہ وغیرہ زیادہ استعمال کرتا ہے ان سے جسم میں خون زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے اس طرح بدن کو تقویت ہوتی ہے۔ پرانے اور پیچیدہ امراض کے علاج کے لیے موسم سرما موزوں زمانہ ہے۔ موسم سرما میں بدن کو سردی سے بچانا چاہیے۔ بعض حضرات احتیاط نہیں کرتے۔ سردیوں میں گرم لباس نہیں پہنتے، اس طرح انہیں سردی لگ جاتی ہے۔ نزلہ و کھانسی وغیرہ عوارض لاحق ہوتے ہیں ان عوارض کی طرف توجہ نہیں کرتے اور سارا موسم سرما ان عوارض کی رفاقت میں گذر جاتا ہے۔ سردیوں میں گرم لباس زیب تن کر کے جسم کو سردی سے بچانا چاہیے۔ نیز پیٹ اور معدہ کو بالخصوص سردی سے بچانا چاہیے اس موسم میں اونی یا روئی کے گرم کپڑے استعمال کریں، سردیوں میں گرم جرابیں استعمال کریں۔ اس طرح پاؤں گرم رہتے ہیں اگر پاؤں گرم رہیں تو جسم ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ بعض حضرات کے پاؤں بستر میں بھی گرم نہیں ہوتے یہ حضرات بستر میں پاؤں تلے گرم کمبل رکھیں۔ بعض حضرات بستر سے نکل کر سیدھے کھلی ہوا کا رخ کرتے ہیں ایسا مناسب نہیں ہے بستر سے اٹھنے کے بعد گرم لباس پہن کر ہوا میں سیر کریں۔ نہانے کا پانی بھی زیادہ ٹھنڈا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو ہرڑ کا مربہ، گلقند یا ترپھلہ وغیرہ میں سے کوئی ایک چیز استعمال کریں۔ اس موسم میں جلاب استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ فصد سے بھی گریز کریں۔ سردیوں میں نزلہ و زکام، نمونیہ، دمہ، کھانسی، جوڑوں کا درد وغیرہ امراض کی زیادہ شکایت ہوتی ہے ان امراض کا شکار مریضوں کو بالخصوص احتیاط کرنی چاہیے۔ موسم سرما میں انواع و اقسام کے لذیذ کھانوں سے کام و دہن کی تواضع کرنی چاہیے۔ صبح ناشتہ میں ایک چمچہ شہد کا استعمال بڑا مفید ہے۔ شہد میں عام و خاص کے لیے شفا ہے، چائے کے علاوہ کھجور، انگور، مچھلی، انڈا، مرغی، سری پائے، بادام، سیب اور کیلا وغیرہ استعمال کریں۔

انار

سرور کائنات، سرکار دو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ پھل
رحمۃ للعالمین، سید الانبیاء کی ذات اقدس انسانیت کے لیے سراپا رحمت ہے۔ فخر موجودات نے نہ صرف روحانی زندگی میں انسانیت کی رہنمائی کی بلکہ دنیاوی زندگی میں آپ کی مقدس شخصیت انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ سرور کائنات نے طب و صحت کے بارے میں بھی مختلف غذاؤں کو بھی استعمال کیا تاکہ امت مسلمہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرے اور رہبانیت کی زندگی بسر کرے۔ جن پھلوں کو سید الانبیاء کی بارگاہ اقدس میں پسندیدگی کا شرف حاصل ہوا اس میں انار سر فہرست ہے۔ طب نبوی میں یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انار میں ایک قطرہ جنت کے پانی کا ہوتا ہے۔ عاشقان رسول اسی بنا پر انار کے ایک دانہ کو بھی ضائع نہیں کرتے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ انار حیرت انگیز شفائی تاثیرات کا حامل ہے۔ نہ صرف انار بلکہ انار کا ہر جزو چھلکا، پھول، چھال اور جڑ بھی مفید و موثر ہے انار کو عربی میں رمان کہتے ہیں۔ انار کی تین اقسام ہیں (۱) میٹھا انار، (۲) کھٹ مٹھا انار (۳) کھٹا انار ہیں۔ جنگلی اور پہاڑی انار کے دانوں کو سکھا کر انار دانہ تیار کیا جاتا ہے قدرت نے انار کو گوناگوں صفات سے سرفراز کیا ہے

ایک مفید نسخہ

آپ کی صحت "طبی معلومات" میں ہر بار ایک مفید نسخہ شائع ہوگا۔ جو کہ آسان اور موثر ہوگا۔

چھوٹی الائچی ۳ عدد، سونف خشک ۳ ماشہ، پودینہ خشک ۳ ماشہ ایک پاؤ پانی میں جوش دیکر چھان کر کھانڈ ملا کر پئیں قہوہ کا یہ نسخہ گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے۔ بدہضمی، متلی، قے، دست، پیچش پیٹ درد میں فائدہ مند ہے۔

میٹھا انار سرد تر ہے یہ مفرح ہونے کے علاوہ بدن میں تازگی اور خون پیدا کرتا ہے۔ جگر کی حدت کو دور کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ قے، پیچش اور دستوں کے لیے بڑی موثر غذا ہے۔ بچوں کو دست یا قے یا پیچش کی شکایت ہو تو اس صورت میں انار کا رس پلائیں۔ نیز ابی مادہ، یرقان اور خفقان میں بھی انار موثر ہے یہ رنگ کو نکھارتا ہے۔ میٹھا انار موجودہ موسم کا مخصوص پھل ہے دوپہر کے کھانے کے بعد ضرور استعمال کریں۔ دس تولے تک انار ایک شخص کھا سکتا ہے۔ کھٹا انار سرد خشک ہوتا ہے خون اور صفرا کے جوش کو دور کرتا ہے۔ کھٹا انار شراب کے نشے کو دور کرتا ہے یہ انار جگر اور معدہ کو طاقت بھی دیتا ہے۔ قے، دست اور ہچکی میں مفید ہے۔ خارش اور خون کے امراض میں مفید ہے اس کے استعمال سے حاملہ عورتوں کو مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ جدید تحقیق کی رو سے انار کے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

بقیہ:۔ شذرات

اور مملکت اسلامی کی کیونکر حفاظت کر سکتے ہیں؟ ایسے لوگ تو نازک مرحلہ میں کفار کی فوج اور پاکستان دشمن عناصر سے مل کر غداری کا ارتکاب بھی کر سکتے ہیں ۔۔۔!

اس لیے ایک اسلامی سلطنت اور ملتِ اسلامیہ کے مفادات اور اس کی مصلحتوں کا تقاضا یہی ہے کہ جہاد کو حرام سمجھنے والے فوجیوں کو خواہ وہ کتنے ہی بڑے سے بڑے عہدہ و منصب پر کیوں نہ فائز ہوں بیک بینی و دوگوش پاک فوج سے نکال دیا جائے۔

اگر چین، روس اور دیگر ممالک کے بعض فوجی افسروں کو وہاں کے ملکی مفادات کی خاطر فوج سے سبکدوش کیا جا سکتا ہے اور خود ہمارے ملک میں بھی ایسی مثال قائم ہو گئی ہے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مفادات، اس کی سالمیت کی خاطر منکرینِ جہاد کو کیوں نہ فوج کی ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائے۔

ہم اس مطالبے میں ایک اضافہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ہر فوجی نوجوان سے بھرتی کے وقت ہی قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یہ حلف لیا جائے کہ وہ اسلامی عقیدہ کے مطابق جہاد کو اسلام کا مقدس فریضہ سمجھتا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اس کے باشندوں کے جان و مال اور عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہ کرے گا۔

بقیہ:۔ اسلام، عوامی حقوق کا محافظ

شرح مواقف میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ تم کو حق حاصل ہے کہ کسی سبب سے خلیفہ کو معزول کرا دے مثلاً اس سبب سے کہ مسلمانوں کے حالات اور امور دین کے انتظامات و تدابیر اس کے باعث خلل پذیر ہو جائیں۔ جس طرح کہ اس کو خلیفہ کے تقرر و انتخاب کا حق امور اسلامیہ کے انتظام و ترقی کے لیے تھا اسی طرح معزولی کا بھی ہے اور اس کی معزولی سے فتنہ برپا ہو تو پھر معزولی اور خلل احوالِ مسلمین ان دونوں میں سے جس کا ضرر کم ہو اسکو برداشت کرے۔

بقیہ:۔ حالات و واقعات

یقین دہانی پر تحریک واپس لے لیں۔ مگر مولانا نے کہا کہ اگر وزیر تعلیم یہ یقین دہانی کرائیں کہ کمیٹی اس طرح کسی جداگانہ نصاب کا فیصلہ نہیں کرے گی۔ تب اطمینان ہو گا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے تحریک کی تائید میں کہا کہ کمیٹی کا اس قسم کی تجویز پر غور کرنا بھی ملکی سالمیت کے خلاف ہوگا۔ مگر سپیکر نے آخر میں رولنگ دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ تحریک کا تعلق کسی وقوع پذیر واقعہ سے نہیں اس لیے میں اسے مسترد کرتا ہوں۔

بقیہ: مراسلات

اپنے رسالہ اور دیگر ذرائع اختیار سے کام لے کر اس فتنہ کو دبانے کی سعی کریں۔ حق تعالےٰ آپ کے اقبال میں روز افزوں ترقی کرے اور آخرت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حافظ محمد طیب
مدرس مدرسہ تعلیم الصلوٰۃ والقرآن بصیر پور

بقیہ:۔ طبّی معلومات

درخت کی چھال پرانی پیچش، پرانے دستوں اور آنتوں کے کیڑوں میں مفید ہے۔ انار پیٹ کے کیڑوں کی مؤثر دوا ہے۔

درخواست دعاءِ صحت

میں ایک عرصہ سے عارضۂ ضعفِ قلب کا مریض ہوں۔ حضرت شیخ التفسیرؒ کے ارادتمندوں اور قارئین خدام الدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ مقدس میں خصوصاً فقیر کو اپنی جملہ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

حضرۃ خادم تعلیم القرآن چک ۸۸/۶-آر ضلع ساہیوال
صاحبزادہ امیر تبلیغی جماعت ساہیوال

دعائے ختم القرآن

عظمت تفہیمی۔ جھنگ۔ صدر

ہم نے جس قرآن کو آغوش میں اپنی لیا
ہم نے جس کے آٹھ سو صفحات کو ازبر کیا
وزن اس کی جلد کا میزان کو وزنی کرے
ریشمیں جزداں اس کی خلعتِ جنت بنے
اس کا رنگین سرورق دے ہم کو رنگِ آرزو
رنگِ دیں، رنگِ تقدس اور رنگِ نیک خو
اس کا ہر ہر صفحہ بن جائے مرے صبح و مسا
اس کے کل صفحات کے نمبر نہیں ماہِ بقا
اس کی ہر ہر سطر دکھلاتے رہِ صدق و صواب
اس کے ہر ہر حرف پر ملتے رہیں دس دس ثواب
اس کے نقطے بنتے جائیں نقطۂ اعماقِ دل
اس کے اوراقِ مقدس کھول دیں اوراقِ دل
اس کی ہر سورت کا ہر ہر حکم ہے بالکل اٹل
اس کی ہر آیت مسلماں کا عمل، طرزِ عمل
متن اس کا دے ہمیں اللہ کی حبلِ متین
حاشیہ اس کا بنائے زندگی اپنی حسین
جس طرح سینے ہمارے حاملِ قرآں ہیں آج
حامیِ قرآں بنیں یونہی ہمارے تخت و تاج

ہم کو قرآں کے الف سے الفتِ باہم ملے
با سے بادل برکتوں کا ہر گھڑی برسا کرے
تا سے توبہ سب گنہگاروں کی ہو جائے قبول
ثا سے ہم سب پر ثوابِ آخرت کا ہو نزول
جیم سے جہد و جہاد و جوشِ پُر جاہ و جلال،
حا سے حکمت اور حقانیت و حبِّ حلال
خا سے خیر و خوبی و خوش خلقی و خلدِ بریں
دال کے بدلے عطا کر دولتِ دنیا و دیں
ذال سے ذکرِ الٰہی اور ذہانت کر عطا
را سے راہِ رشد و رحمت، رزق اور رب کی رضا
زا سے زادِ آخرت، زیارت رسول اللہ کی
سین سے سیرت، سعادت، سادگی، سنجیدگی
شین کے بدلے ملے شوقِ شہادت اور شفا
صاد سے صوم و صلوٰۃ اور صدق کا بہتر صلہ
ضاد سے ضربِ کلیمی، اور ضمیرِ باشعور
طا سے طاسین اور طٰہٰ کی محبت کا وفور
ظا ظفریابی و ظلِّ اللہ کی لائے نوید
عین ہو علم و عمل اور عظمت و عرفان کی عید
غین سے غیرت غنی و غازیان و غازیات
فا سے فکر و فتح و فوز و فائزین و فائزات
قاف سے قربِ الٰہی، قلبِ ذاکر، قبرِ نور
کاف سے کوثر، کرامت اور کرم یوم النشور
لام سے للہیت، لبہائے مست لا الٰہ
میم سے محبوبیتِ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے پناہ
نون سے نورِ ہدایت، نورِ قرآں، نورِ عرش
واؤ سے وحدانیت، وحدت، وصالِ عرش و فرش
ہا سے ہر ہر راہ میں ہم کو ہدایت کر عطا
یا سے دے ہم کو یقین کامل صفات و ذات کا
عظمت تفہیمی پانی پتی کی یہ دعا
مجلسِ قرآں کے ہر ہر فرد کی ہے التجا

اس کو ہم سب کے لیے اپنے کرم سے کر قبول
اور خصوصی رحمتوں کا اپنی کر ہم پر نزول

تبلیغی جماعت کی عظیم دینی خدمات پر ایک نظر

از
علامہ محمد عثمان انوری
کراچی شہر

ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء کا شیخوپورہ ضلع سے شائع ہونے والا رسالہ "المجاہد" میرے ایک عزیز نے مجھے دکھایا۔ اس شمارہ میں مسلمانوں کی عظیم دینی تنظیم "تبلیغی جماعت" کے بارے میں محترم ابوسعید طالب کا مضمون پڑھ کر از حد قلق ہوا کہ ایک دینی رسالہ میں دنیائے اسلام میں حضور پاک کے دور کے خالص دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی جماعت پر بے مقصد تنقید کر کے لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی جان بوجھ کر دل آزاری کی گئی ہے۔

معزز مضمون نگار نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے تسبیح اور مصلے سے زیادہ کچھ نہیں جانتے اور شہید اور غازی بننے کی تمنا بھی نہیں رکھتے۔ جناب یاد رکھئے، اس وقت دنیا میں ہزاروں تنظیمیں اور تحریکیں چل رہی ہیں جن کے اپنے اصول ہیں۔ اسی طرح تبلیغی جماعت کے بھی چند اصول ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر وحدت، اخوت، اپنی زندگی میں انقلاب، اسلامی معاشرہ کا قیام اور دین کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے لیے اپنا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ———!

اس وقت پوری مسلم قوم تسبیح اور مصلے سے غافل ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی ۸۰ کروڑ آبادی ہونے کے باوجود کہیں بھی عزت و احترام نہیں جان کا تحفظ بھی حاصل نہیں۔ لیکن اس وقت جب مسلمان چند نفوس پر مشتمل تسبیح اور مصلے سے وابستہ رہے تو نصف دنیا پر حکمرانی کرتے رہے اور پوری دنیا میں باعزت رہے۔ درحقیقت ہماری ہزیمت اور تنزل، تسبیح اور مصلے سے دوری کا نتیجہ ہے۔ شہید اور غازی کی تمنا کے لیے صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ تبلیغی جماعت کا ہر فرد مجاہدہ اور ریاضت میں شب و روز مشغول ہے اور وہ جہاد اصغر ہی نہیں بلکہ حدیث کی روشنی میں جہاد اکبر پر عمل پیرا ہے اور ہر محاذ پر روحانی اور جسمانی دشمن سے برسرپیکار ہے اس طرح بارگاہ خداوندی میں شہادت کی موت کا طلب گار رہ کر غازی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

آگے چل کر محترم مضمون نگار لکھتے ہیں کہ اس وقت قوم کو انتقام کے لیے تیار کرنا ہے اور جماعت کو جہاد کی تلقین کرنی چاہیے۔ اب انگریز چلا گیا ہے۔ تبلیغی مرکزوں کو فوجی ٹریننگ کے مرکزوں میں تبدیل کر دیا جائے۔

جناب عالی! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تبلیغی جماعت کوئی فوجی تنظیم یا سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک دینی جماعت ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کو دینی احکامات سے آگاہ کرتی رہتی ہے۔ غافل قوم کو بیدار کر رہی ہے اور مسلمانوں کو ان کے حقیقی فرائض اور زندگی کے مقصد سے روشناس کرا رہی ہے یہ کوئی محدود جماعت نہیں بلکہ عالمی سطح پر کام کر رہی ہے اسی لیے اس کے اصول عالمی سطح پر رہنمائی کرتے ہیں ان مقاصد کے حصول کے لیے ہماری حکومت اور باشعور سیاسی جماعتوں کا بھی کام ہے کہ وہ لوگوں کو ملکی حالات سے باخبر رکھیں اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ سکولوں، کالجوں، شہروں اور دیہاتوں میں لوگوں کو فوجی تربیت دے۔ دراصل اسلام میں جہاد کا مقصد انتقام نہیں بلکہ فتنہ کی سرکوبی ہے اور یہ کام اسلامی تعلیمات اور تبلیغ اشاعت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت اور علماء حق ہی اس فرق کو احسن طریقہ پر واضح کر سکتے ہیں ورنہ پھر جہاد اور فساد کا فرق کرنا مشکل ہو جائے گا اس لیے اسلامی تعلیمات اور رضائے الٰہی کو لازمی طور پر مدنظر رکھنا ہوگا۔

الحمدللہ ہماری بہادر افواج آج بھی اپنی بہادری اور جوانمردی میں اپنی مثال آپ ہے اور مسلمانوں کو شکست کبھی افواج کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ دین سے دوری اور تبلیغ سے بے رغبتی سے ہوئی اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیے تمام مسلمانوں اور خصوصاً حکومت کو خوش ہونا چاہیے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اشاعت اسلام کا فریضہ محض توکل علی اللہ اور بغیر کسی تعاون و مالی امداد کے سرانجام دے رہی ہے ہمیں تبلیغی جماعت کا ممنون و احسان ہونا چاہیے۔

فاضل مضمون نگار نے آخر میں لکھا ہے کہ "دشمن نے چلوں کا نشہ پلا دیا ہے اور قوم کو اپاہج اور سست کر دیا ہے راہبانہ زندگی کا چسکہ ڈال دیا ہے۔" اس کے بارے میں اتنا عرض ہے کہ کیا دشمن کبھی دین کے لیے سہولت، امداد و اعانت اور اشاعت اسلام کی ترغیب دے کر اس منزل میں سب کچھ قربان کر کے تمام عیش و آرام چھوڑ کر دور دراز علاقوں میں سردی گرمی برسات میں آمادہ کرا سکتا ہے؟ بلکہ دشمن دین اور ان تمام باتوں سے باز رکھنے کے لیے قلوب میں وسوسے پیدا کرتے ہیں اور راہ حق میں رخنہ اندازی کی مختلف صورتیں پیدا کرتا ہے۔ صحابہ کرام کی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والا عظیم عمل آج ہر اس فرد کے لیے بھاری ہے جو محض نام نہاد اور رنگ و نمائش کے لیے اسلام کا نام لینے والوں سے متعلق ہو۔

چلوں سے قوم میں حرکت پیدا ہو چکی ہے اور تبلیغی جماعت کے ان نورانی اور ایمانی اعمال سے قوم بیدار ہو چکی ہے اور اب صرف وہی لوگ اس دینی جماعت پر طعن کرتے ہیں جو کہ دنیا پرستی میں بدمست بلکہ خرمست ہو گئے ہیں۔ یہ بد باطن لوگ دنیا میں اشاعت اسلام کی داعی اس سادہ جماعت پر دین کے دشمن ہونے کا بہتان لگا رہے ہیں۔ تبلیغی جماعت آج نہ صرف ہند، پاک کے ہر شہر و قریہ میں اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ جاپان سے افریقہ تک تمام ممالک میں شرف اسلام کی دولت سے بہت سے لوگوں کو مالا مال کر چکی ہے اور لوگ بھاری تعداد میں اسلام کی تعلیمات سے مانوس ہو رہے ہیں۔

الحمدللہ تبلیغی جماعت میں مسلمانوں کے ہر مکتبہ فکر سے متعلق افراد اسلامی وحدت، مساوات، مسلمانوں کی فلاح و بہبود، اتحاد و اتفاق اور اشاعت اسلام کے جذبہ سے سرشار نظر آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کے جملہ اکابرین اسلام نے تبلیغی جماعت سے وابستگی کا حکم دے رکھا ہے اور اپنے معتقدین و متوسلین کو ان کے جلسہ پروگراموں میں شرکت کی تاکید کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے تعاون سے تبلیغی جماعت اپنے مقاصد میں کامیاب ہو رہی ہے۔

الحمدللہ کہ تبلیغی جماعت میں ہر طبقہ اور شعبہ زندگی سے متعلق افراد، تجار، علماء، ملازمین، مزدور، امراء اور غرباء غرض سبھی قسم کے لوگ اپنے حقیقی مقصد زندگی کو بروئے کار لانے کے لیے سرگرم عمل ہیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو تبلیغی جماعت سے وابستہ ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مضمون نگار کا تبلیغی جماعت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔

بقیہ: مسواک

تمام اسلامی فوجی مسواک کرنے لگے۔ کفار کے جاسوس بھی وہاں پھر رہے تھے وہ مسواک کا شرعی حکم نہ جانتے تھے انہوں نے سوچا کہ یہ لوگ کسی چیز سے اپنے دانت تیز کر رہے ہیں۔ انہوں نے جا کر اپنے بادشاہ کو اطلاع دی بادشاہ نے اپنے وزراء کو بلا کر مشورہ طلب کیا۔ اسمبلی نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ لوگ آدم خور ہیں اب یہ ہم پر ایسا حملہ کریں گے کہ ہماری بوٹیاں بھی بھون کر کھا جائیں گے لہٰذا ان کے ساتھ صلح کر لینی چاہیے۔ بادشاہ خوف زدہ ہو کر مجبوراً جزیہ دینا منظور کر لیا اور صلح کر لی۔ دیکھئے ایک چھوٹی سی سنت کی برکت سے مسلمانوں کو اتنی بڑی کامیابی حاصل ہو گئی۔



جمعیۃ طلبۂ اسلام کی مرکزی کمیٹی قائم کردی گئی

رپورٹ : قاضی محمد اشرف

جمعیۃ طلبۂ اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی نے کل پاکستان جمعیۃ طلبۂ اسلام کی مرکزی کمیٹی کے نامزد ممبران کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

۱- محمد عارف اسسٹنٹ چیف آرگنائزر
۲- جاوید ابراہیم پراچہ صدر جامعہ اسلامیہ بہاولپور آرگنائزنگ سیکرٹری
۳- سید مطلوب علی زیدی لاہور مرکزی خازن۔
۴- شوکت علی خاں صدر جمعیۃ طلبۂ اسلام صوبہ سرحد
۵- ڈاکٹر ہمایوں خیبر میڈیکل کالج پشاور جنرل سیکرٹری صوبہ سرحد۔
۶- رانا اشفاق احمد جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین زرعی یونیورسٹی لائلپور۔ صدر جمعیۃ طلبۂ اسلام صوبہ پنجاب۔
۷- عبدالمتین چوہدری صدر گورنمنٹ کالج ساہیوال وجنرل سیکرٹری صوبہ پنجاب
۸- بحراللہ ہزاروی کراچی یونیورسٹی۔ جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلبۂ اسلام صوبہ سندھ۔
۹- محمد اقبال شیخ۔ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو ناظم نشرواشاعت صوبہ سندھ۔
۱۰- عبدالحی گورنمنٹ کالج سبی آرگنائزر صوبہ بلوچستان
۱۱- عبدالرحیم تجوید القرآن کوئٹہ

افطار پارٹی

ساہیوال۔ دفتر جمعیۃ میں صدر گورنمنٹ کالج ساہیوال اور جمعیۃ طلبۂ اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری عبدالمتین چوہدری کے اعزاز میں مقامی تنظیم نے افطار پارٹی دی۔ جس میں چوہدری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ پر زور دیا کہ جمعیۃ طلبۂ اسلام کے ساتھ مل کر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشاں رہیں۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لائیں۔

جمعیۃ طلبۂ اسلام اوکاڑہ کا انتخاب

صدر : سرفراز احمد سیکنڈ ایئر
نائب صدر : حفظ الرحمن فرسٹ ایئر
جنرل سیکرٹری : افتخار احمد شاہد تھرڈ ایئر
جوائنٹ سیکرٹری : ضیاء الرحمن
خازن : محمد حسین
ناظم نشرواشاعت : خوشی محمد

انتخاب کے بعد درج ذیل قرارداد بھی پاس ہوئی جس میں حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کی گئی کہ شیعہ سنی طلبہ کے لیے دینیات کا نصاب الگ الگ ترتیب دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہی ہے تو ملازمتوں میں بھی آبادی کے تناسب کا لحاظ رکھا جائے۔

اوکاڑہ میں ہفتہ وار اجتماع

جمعیۃ طلبۂ اسلام اوکاڑہ کا ہفتہ وار اجتماع دفتر جمعیۃ میں جمعۃ المبارک کو ہوتا ہے۔

روزہ کا مقصد تکالیف برداشت کرنے کی مشق ہے

جمعیۃ طلبۂ اسلام ساہیوال کے زیر اہتمام مسجد عیدگاہ میں درس قرآن ہوا۔ جس میں فاضل رشیدیہ مولانا حبیب اللہ نے فضائل رمضان بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی دو نعمتوں سے نوازا ہے۔ رمضان اور قرآن پاک۔

آپ نے کہا کہ روزہ اللہ تعالیٰ نے اس لیے فرض نہیں کیا کہ انسان بھوکا رہے بلکہ روزہ اس لیے ہے کہ ہمیں تکالیف و مشکلات برداشت کرنے کی مشق ہو جائے۔ تاکہ جب کبھی جسمانی جہاد کی ضرورت پڑ جائے تو مصائب کا مقابلہ کر سکیں۔

خالد صدیقی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلبۂ اسلام نے کہا کہ جمعیۃ چاہتی ہے کہ طلبہ اپنی دنیا بھی سنواریں اور آخرت بھی۔ اس کے لیے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے۔ اور تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کیے جائیں۔ آپ نے جنگی قیدیوں پر گولی چلانے پر اظہار افسوس کیا۔ اور اسی اجلاس میں لاہور میں واپڈا آڈیٹوریم میں گریجویٹ ایوارڈ کی تقریب کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ فحاشی پھیلانے کے ذرائع کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ کیونکہ اس ملک کی بنیادوں میں مسلمان کا خون پڑا ہوا ہے۔

کرنل قذافی کو خراج تحسین

جمعیۃ طلبۂ اسلام ساہیوال نے کرنل قذافی کو چور کے ہاتھ کاٹنے اور ڈاکو کی ٹانگ کاٹنے کی سزا مقرر کرنے کے فیصلہ کے مستحسن اقدام پر خراج تحسین پیش کیا۔

پاکستان عوامی پارٹی جمعیۃ طلبۂ اسلام میں ضم ہوگئی

ملتان۔ طلبہ کی تنظیم پاکستان عوامی پارٹی نے جمعیۃ طلبۂ اسلام میں ضم ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

جمعیۃ طلبۂ اسلام سندھ کا صوبائی کنونشن

جمعیۃ طلبۂ اسلام صوبہ سندھ کا صوبائی کنونشن ۱۱ر۱۲ر نومبر ۱۹۷۲ء کو مدرسہ محمودیہ نزد اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر میں منعقد ہوگا تمام شاخیں نوٹ فرمالیں۔

(محمد اقبال شیخ ناظم نشرواشاعت صوبہ سندھ)

جمعیۃ طلبۂ اسلام پنجاب کا کنونشن

جمعیۃ طلبۂ اسلام پنجاب کا کنونشن ۱۶، ۱۷ر دسمبر ۷۲ء کو صبح ۹ بجے صدر دفتر لاہور میں ہوگا۔

عبدالمتین چوہدری
جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلبۂ اسلام پنجاب

کتابت کی غلطیاں

خدام الدین کو کتابت کی غلطیوں سے بچانے کے لیے دفتر نے باقاعدہ پروف ریڈر کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں لیکن باایں ہمہ گزشتہ شمارہ ۲۷ر اکتوبر کے اداریے میں بعض اہم غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً "آمرانہ" کو "عامرانہ" اور "طنابیں" کو "تنابیں" لکھا گیا ہے۔ قارئین کرام اس کی اصلاح فرمالیں۔ نیز نظم بعنوان "تین سو تیرہ مجاہدین اسلام" پہلی اور نویں سطر میں نون کا نقطہ زائد ہے۔

سطر ۳ میں جزائے رحمت کی جگہ جزا سے رحمت کی تصحیح کر لی جائے۔ (ادارہ)

چوہدری عبدالرحیم لدھیانوی کا انتقال

جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر سیاسی حلقوں میں یہ خبر نہایت صدمہ کے ساتھ سنی جائے گی کہ لائل پور کے معروف سیاسی اور سماجی رہنما چوہدری عبدالرحیم لدھیانوی ۲۳ر اکتوبر کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چوہدری عبدالرحیم لدھیانوی لائل پور کے معروف سیاسی رہنما تھے۔ گزشتہ انتخابات کے موقع پر مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے انہیں صوبائی نشست کے لیے اپنا امیدوار قرار دیا تھا۔

چوہدری صاحب عوام کے دینی، سیاسی اور قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور عوامی تحریکات میں ایثار و قربانی کے جذبے سے کام لیتے۔ مرنجاں مرنج اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ علماء دیوبند کے خاص معتقد تھے۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور پاکیزہ خیالات کے آدمی تھے۔ لائلپور کی مذہبی، سیاسی اور سماجی تنظیموں نے چوہدری صاحب کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مغفرت کر کے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر و تحمل کی توفیق دے۔ (شریک غم ادارہ خدام الدین)

مراسلات

خدام الدین کی اسلامی خدمات

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب خدام الدین لاہور

السلام علیکم!

ہفتہ وار خدام الدین ایک دینی پرچہ ہے۔ اس پرچے کا عملہ مبارکباد کا مستحق ہے کیونکہ وہ بڑی محنت سے قارئین کے لیے اچھا مواد عجیب و غریب انداز اور ڈیزائنوں میں پیش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر ہفتے پرچے کا بے قراری سے انتظار رہتا ہے اس پرچے میں تعلیمی اصلاحی اور تبلیغی مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر دل و دماغ روشن ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی اچھی طرح سے وضاحت میں یہ اپنی مثال آپ ہے۔ مولانا عبید اللہ انور کے خطبہ جمعہ اور مجلس ذکر کی رپورٹ پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ جیسے پڑھنے والا بھی وہیں بیٹھا ہوا ہے۔

خدام الدین کا "تبلیغ نمبر" پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ خدام الدین کے ڈیزائن عمدہ ہیں اور رنگ بھی اچھے ہیں۔ مگر پہلے آپ جو گنبد خضریٰ کی تصویر شائع کرتے تھے وہ بھی اچھی تھی۔ آپ اسے کبھی کبھی سرورق پر چھاپ دیا کریں تو بہتر ہے۔ آپ اس پرچہ کو خاص کر سیاسی جماعتوں سے بچا کر رکھیں۔ کسی پارٹی کو بھی زیادہ اس پرچے میں جگہ نہ دیں۔ اور ہر طبقہ میں مقبول بنانے کی کوشش کریں۔ فقط والسلام

غلام نبی مجاہد صدر مجلس خدام الاسلام لائلپور

حکومتِ سرحد سے!

مکرمی ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ خدام الدین لاہور

سلام مسنون۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب جب سے برسرِ اقتدار آئے ہیں۔ انہوں نے بڑے اچھے اور قومی فلاح و ترقی کے لیے نہایت ہی مفید اقدامات کیے ہیں اور پورے ملک میں ان کے قابل صد تحسین کارناموں کا خیر مقدم بھی ہو رہا ہے۔

مفتی صاحب کی حکومت نے عورتوں کے پردہ کے سلسلہ میں جو احکام جاری کیے ہیں ان میں ایک ترمیم پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ وحدتِ مغربی پاکستان کے زمانہ میں جب ملک امیر محمد خاں گورنر کے عہدہ پر فائز تھے تو انہوں نے طوائف کے بازار خلافِ قانون قرار دیے تھے لیکن گانے بجانے اور رقص و موسیقی والی عورتوں پر کوئی پابندی عاید نہیں کی تھی۔

مفتی صاحب کی حکومت کو چاہیے کہ اول تو ان عورتوں پر بھی پابندی عاید کر کے رقص و موسیقی خلافِ قانون قرار دیں اور اگر اس میں مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہو تو صوبائی حکومت اپنے دائرۂ اختیار میں رہ کر کم از کم یہ تو ضرور کرے کہ گانے بجانے اور رقص و موسیقی والی عورتوں کا لباس مخصوص کر دے اور بے شک پردے سے بھی انہیں مستثنیٰ قرار دے دے تاکہ ایسی عورتوں کو ننگے چہرے اور مخصوص لباس میں دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھ لے کہ یہ عورت عام شریف عورتوں میں سے نہیں بلکہ ایک خاص طبقے اور پیشے سے تعلق رکھنے والی ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں خصوصیت کے ساتھ اس اہم اخلاقی اور قومی فلاح و ترقی سے تعلق رکھنے والے مسئلہ کی طرف ضرور توجہ دیں گی۔ تاکہ پاکستان کی دوسری صوبائی حکومتیں بھی اس کے مطابق عمل پیرا ہو سکیں اور صوبائی عوام اپنے اربابِ اقتدار کو اس اہم اقدام کے لیے مجبور کر سکیں۔

مجھے توقع ہے کہ اس مفید اور دُور رس نتائج سے تعلق رکھنے والے اقدام میں کسی قسم کی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ والسلام

عنایت محمد

صوفی ٹریڈرز گول چنیوٹ ـــ لائلپور

فلمی اشتہار اور مقدس مقامات کی تصاویر

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اخباروں میں اسلام کی اشاعت ہوتی ہے۔ مختلف آیاتِ قرآنی بالتفسیر اخبار میں درج کی جاتی ہیں۔ اور اس کا حشر بعد میں یہ ہوتا ہے کہ اخبار پڑھنے والے پھر اس اخبار کو یا تو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں یا دُکاندار کے پاس فروخت کر دیتے ہیں۔ پھر دُکاندار طبقہ اس اخبار میں چھوٹی چھوٹی اشیاء خوردنی پیک کر کے گاہکوں کو دیتے ہیں۔

گزشتہ شب برات کے موقع پر جو فوٹو مسجد نبوی اور دیگر مقدس مساجد کے اخبار میں شائع کیے گئے تھے۔ ان کے ایک طرف تو سب کے سب مقدس مقامات کی تصاویر تھیں اور دوسرے صفحے پر ایکٹرسوں کے فوٹو تھے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ لاتعداد آیات قرآنی اخباروں پر تحریر شدہ گلی کوچوں اور سڑکوں پر دیکھی گئی ہیں آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس قسم کی اشاعت کو بند کروائیں۔

(ایک مسلمان)

ہماری نجات اور کامیابی کی ضمانت دس نکات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ لَـكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔

ترجمہ: مسلمانو! اسلام میں مکمل آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا صاف دشمن ہے۔

- مسلم ممالک کے نام سے پہلے لفظ خلافت سربراہ خلیفہ دستور اسلام ہو۔
- مسلم ملکوں کا مشترکہ بینک (بیت المال)
- مسلم ملکوں کی مشترکہ تجارتی منڈی۔
- کتاب، سنت، فقہ، میٹرک تک تعلیم لازمی اور مفت موجودہ افسروں کے لیے فوری کورس سے کتاب، سنت، فقہ کا مستند عالم ہونا لازمی ہو۔
- علماء مشائخ کے منصب والے مستند عالم رجسٹرڈ جمعیت کے رکن امر معروف نہی منکر اتحاد ملی کے اہم فرائض پر باضابطہ متعین ہوں۔
- مسلم ملکوں کی مشترکہ اور مجاز فیصلہ کن عدالت۔
- مسلم ملکوں کی مشترکہ دفاعی فوج جس کا مناسب حصہ ہر ملک میں ہو۔
- مسلم ملکوں کا مشترکہ اسلحہ ساز کارخانہ۔
- رابطہ ملی موسم حج و زیارت کے موقع پر ہر ملک کا خلیفہ یا اس کا قائم مقام حاضر ہو اور ملی بہبود کی کمرہ بند کانفرنس (مجلس شوریٰ) میں باضابطہ شامل ہو۔

آخری لمحۂ فکر کی گزارش

ملک کے امن، قوم کے حوصلہ سے کھیل، بدانجام اقدامات، ظلم، اختلاف کی فضا کو فوراً موقوف کر کے ملی رابطہ میں اپنی کشتی کو بچاؤ، ورنہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

خادم ملت: ابو مسعود سید محمود محبوب آبادی

حویلیاں پاکستان ۱۳۹۲ھ

یہ ننگے فقیر!

ایک ملنگ کل ادمنی بس کے اڈے کے باہر ٹہلتا ہوا دیکھا گیا۔ میں بازارا چھرہ، اڈہ پاکپتن، بوریوالہ اور اڈہ کلاس تحصیل اوکاڑہ میں بھی سفر کے دوران مختلف اوقات میں میں نے ننگے دھڑنگے فقیر دیکھے ہیں جن کو کوئی نہیں ٹوکتا اور یہ صورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے تباہ کن اور حیا سوز اثرات واضح ہیں۔ براہ کرم اس امر کا کوئی حل نکالیں تاکہ یہ فتنہ یہیں ختم ہو جائے اور اربابِ حکومت سے بھی احتجاج کریں کہ وہ ایسے مصنوعی پاگلوں کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کرتی۔ بغیرتِ ملی اور ایمانی ایقان کا مذاق اڑاتے پھرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ

(باقی صفحہ پر)

احکام رمضان المبارک

روزہ کو توڑ دینے والی وہ چیزیں جن سے کفارہ واجب ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں

(۱) جان بوجھ کر قصداً کچھ کھا پی لینا (۲) فطری یا غیر فطری طور پر تعلقات خصوصی کا ارتکاب کرنا (۳) دوا یا نشہ پینا (۴) حقہ، بیڑی سگریٹ، نسوار وغیرہ کے قصداً استعمال کرنے سے (۵) اگر مرد عورت میں سے ایک مجنون اور ایک عقلمند ہو تو جماع سے عاقل پر کفارہ و قضا دونوں واجب ہیں (۶) اگر روزہ کی نیت کر لی ہو اور پھر سفر کا قصد کر لیا اس وجہ سے گھر پر ہی روزہ توڑ دیا تو اس پر بھی کفارہ و قضا دونوں واجب ہوں گے البتہ اگر سفر شروع کر کے بستی سے باہر نکلنے کے بعد سفر کی صعوبت و مشقت کی وجہ سے توڑ دیا تو کفارہ نہ ہو گا۔ صرف قضا ہو گی (۷) کفارہ صرف رمضان کے روزہ کا واجب ہوتا ہے اور کسی روزہ کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزہ کا کفارہ

اگر مندرجہ بالا وجوہ میں سے کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہو گا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر میسر آ سکے تو ایک غلام آزاد کر دے (۲) اگر غلام خریدنے کی قدرت نہ ہو یا اس ملک میں غلام نہ ملتے ہوں تو ساٹھ روز کے مسلسل روزے رکھے (درمیان) میں ناغہ نہ کرے اگر ایک دن بھی ناغہ ہو گیا تو پھر از سر نو ۶۰ روزے رکھنا پڑیں گے (۳) یہ ۶۰ دن ایسے ہونے چاہئیں جن میں رمضان شریف، عید، بقرعید اور ایام تشریق نہ ہوں (۴) البتہ عورت کو حیض آ جائے یا بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے نفاس کا خون آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کا تسلسل باقی شمار کیا جائے گا (۵) اگر بیماری یا ضعف وغیرہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے (۶) یا صدقہ فطر کے مطابق ساٹھ آدمیوں کو غلہ یا نقد دے دے (۷) جن ساٹھ آدمیوں کو صبح کھلایا ہے۔ انہیں کو شام کو بھی کھلانا چاہیئے اگر کھانا کھانے والے بدل گئے تو کفارہ ادا نہ ہو گا (۸) ایک مسکین کو اگر ساٹھ روز تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا یا ساٹھ روز تک مستقل نقد دیتا رہا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا (۹) لیکن اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ روز کا غلہ یا نقد ایک ہی دن میں دے دیا تو پورا کفارہ ادا نہ ہو گا بلکہ وہ ایک دن کا شمار ہو گا (۱۰) اگر کسی شخص کے ذمہ کئی روزے توڑنے کے کفارے واجب تھے مگر اس نے ابھی تک کوئی کفارہ ادا نہیں کیا تو اس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر روزے تعلقات خصوصی کی وجہ سے ٹوٹے ہیں اور ایک ہی رمضان میں ٹوٹے ہیں تب تو ان کفاروں میں تداخل ہو جائے گا (۱۱) اور اگر وہ علیحدہ علیحدہ رمضانوں کے روزے ہیں تو تداخل نہیں ہو گا ہر ایک روزہ کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا پڑے گا۔ (۱۲) اور اگر جماع کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کفارہ واجب ہوا ہے تو ان میں تداخل ہو سکتا ہے۔ ایک رمضان کے روزے ہوں خواہ کئی رمضان کے صرف ایک کفارہ سب کے لئے کافی ہو گا (۱۳) البتہ اگر پہلے کوئی کفارہ ادا کر چکا ہے تو پھر تداخل نہیں ہو گا اور پہلا ادا شدہ کفارہ دوسرے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

روزہ توڑنے والی وہ چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ تو ٹوٹ جاتا ہے مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

(۱) ناس لینا (۲) انیمہ لگوانا (۳) کان میں تیل ڈالنا (۴) لوہا، کنکر، لکڑی وغیرہ نگل جانا (۵) کلی کرتے وقت پانی کا حلق میں پہنچ جانا (۶) کان یا ناک میں دوا ڈلوانا (۷) قصداً منہ بھر کے قے کرنا (۸) بیوی کو چھیڑنے اور چھونے سے انزال ہو جانا (۹) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا (۱۰) بھول کر کچھ کھا پی لیا ہو پھر یہ سمجھ کر کہ اب تو روزہ ٹوٹ ہی گیا ہے قصداً کچھ کھا پی لینا (۱۱) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد کچھ کھا پی لینا۔ (۱۲) بادل وغیرہ کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا گیا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہے (۱۳) فطری اور غیر فطری طریق صحبت کے علاوہ اگر کسی طرح انزال منی کر دی گئی (۱۴) اگر روزہ دار عورت سے زبردستی جماع کیا گیا (۱۵) یا سونے کی حالت میں بے خبری میں (۱۶) یا اس کے جنون کی حالت میں جماع کیا گیا تو عورت پر کفارہ واجب نہ ہو گا۔

جن چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا نہ قضا واجب ہوتی ہے نہ کفارہ بلکہ مکروہ بھی نہیں ہوتا۔

(۱) بھول کر کچھ کھا پی لینا خواہ پیٹ بھر کر ہی کیوں نہ کھا لیا ہو (۲) آنکھوں میں سرمہ لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) خوشبو سونگھنا (۵) تھوک یا نک نگل جانا (۶) خود بخود قے ہو جانا خواہ کم ہو یا زیادہ (۷) ٹیکہ یا انجکشن لگوانا (۸) سر میں تیل لگانا (۹) آنکھوں میں دوا لگانا (۱۰) گرمی، پیاس کی وجہ سے غسل کرنا خواہ متعدد بار ہی کیوں نہ ہو (۱۱) بلا ارادہ خود بخود مکھی، گرد و غبار یا دھوئیں کا حلق میں چلے جانا (۱۲) کان میں پانی پہنچ جانا ارادۃً ہو یا بلا ارادہ (۱۳) سوتے میں احتلام ہو جانا (۱۴) دانتوں سے خون نکلنا بشرطیکہ حلق کے اندر نہ جانے پائے (۱۵) اگر احتلام یا صحبت کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا تھا مگر صبح صادق کے بعد غسل کیا گیا۔

مدنی مسجد میں جمعۃ الوداع و نماز عید الفطر

لاہور۔ مرکزی جامع مدنی مسجد کمہار پورہ لاہور میں خطبہ جمعۃ الوداع و نماز عید الفطر مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد ناظم مرکزی شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام پاکستان پڑھائیں گے۔ ۲۸ رمضان شریف کو بعد از نماز تراویح ختم قرآن مجید کے موقع پر جلسہ ہو گا۔

ملک محمد افضل۔ سیکرٹری مدنی مسجد کمہار پورہ، لاہور۔

سالانہ جلسہ

کہروڑ پکا۔ مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث رجسٹرڈ کا سالانہ جلسہ یہاں شاہی مسجد میں ۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر کو جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا ہزاروی اور جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور کے علاوہ دیگر علماء کرام اور شعراء حضرات خطاب فرمائیں گے۔ مہتمم مدرسہ مولانا محمد سعید نے عوام سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

3203

خبروں کے آئینہ میں

حالات و واقعات

۸۰ ہزار عازمین حج کو بھیجنا قابل ذکر کارنامہ ہے
انتظامات پر اعتراض کرنے والے تماش بین ہیں

● ——— ہزاروی

اسلام آباد ۲۸ر اکتوبر۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے صدر بھٹو کی حکومت کو اسّی ہزار پاکستانیوں کو حج پر جانے کی اجازت دینے پر مبارکباد دی ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ بھٹو حکومت مستقل آئین میں بھی اسلامی دفعات کو ضروری اہمیت دی گی۔

وہ آج شام یہاں پاکستان سنٹر میں حج بیت اللہ کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ اس اجتماع میں مولانا عبداللہ اور مولانا طاہر سواتی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا ہزاروی نے ان لوگوں سے جو اپنی انتخابی مہم میں صدر بھٹو کو کافر تک قرار دیتے رہے ہیں، مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کیا کوئی کافر ایسے کام کیا کرتا ہے جو صدر بھٹو نے انجام دیے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ کیا چین اور روس کی حکومتوں نے بھی جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے حج و اوقاف کا کوئی وزیر مقرر کیا ہے؟ مولانا ہزاروی نے مولانا کوثر نیازی کو حجاج کے لیے بہتر انتظامات کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ جو لوگ حج کے موجودہ انتظامات سے مطمئن نہیں ہیں وہ محض تماش بین ہیں۔ مولانا ہزاروی نے آئینی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ صدر بھٹو نے مفتی محمود کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ اس لیے کہ یہ پاکستانی عوام کی امنگوں اور جذبات کا مظہر ہے۔

خشکی کے راستے جانے والے حاجیوں کیلیے
ضروری ہدایات

راولپنڈی ۲۴ر اکتوبر۔ وزارت اطلاعات حج اور اوقاف کی طرف سے آج یہاں ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس میں خشکی کے راستے جانے والے عازمین حج کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سردی سے بچاؤ کا سامان اپنے ساتھ رکھیں۔ کیونکہ دسمبر اور جنوری کے درمیان اس راستہ پر سخت سردی ہوگی۔ اس پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان واقع ممالک سے ملنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایام حج سے پہلے کے دنوں میں ان ممالک میں موسم سرد ہوگا۔ کئی مقامات پر ان ایام میں برفباری اور تودے گرنے کا بھی امکان ہے۔ چنانچہ ان ممالک میں ٹریفک کے قواعد پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ایک حادثے پر جرمانہ کی رقم دس ہزار ڈالر کے لگ بھگ ہو جاتی ہے۔ اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ عازمین حج کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔ عازمین کو بھی بعض ضروریات پوری کرنی ہوں گی۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں — (۱) ٹرانسپورٹرز کو ہر گاڑی کے لیے کئی فاضل ٹائر ساتھ رکھنا ہوں گے (۲) حاجیوں کو اپنے ساتھ گرم کپڑے جن میں گرم موزے، کمبل، بستر اور کوٹ وغیرہ شامل ہیں ساتھ رکھنا ہوں گے (۳) ٹرانسپورٹرز کو اپنے ساتھ شامیانوں کے بجائے ٹینٹ رکھنے ہوں گے جن میں دس سے بارہ افراد کی گنجائش ہو۔ انہیں مناسب سائز کی دریاں بھی ساتھ رکھنی ہوں گی۔

محکمہ محافظین ملت

پشاور ۲۶ر اکتوبر۔ سرحد پولیس ایسوسی ایشن نے تجویز کیا ہے کہ محکمہ پولیس کا نام بدل کر "محکمہ محافظین ملت" رکھ دیا جائے۔ کانسٹیبل کو محافظ اور انسپکٹر جنرل کو "محافظ اعلیٰ" کہا جائے۔ ایسوسی ایشن نے یہ تجاویز اپنے گزشتہ روز کے اجلاس میں منظور کی ہیں۔ پولیس ایسوسی ایشن کے ذرائع نے اس سلسلے میں بتایا کہ یہ تجویز مولانا مفتی محمود کی حکومت کے اس نقطۂ نظر کے تحت پیش کی گئی ہے کہ تمام قوانین و ضوابط کو اسلامی بنایا جائے۔

حکومت سرحد کے تمام اراکین روزے رکھ رہے ہیں

پشاور ۲۵ر اکتوبر (نمائندہ جنگ) صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خاں، وزیر اعلیٰ مفتی محمود اور ان کی کابینہ کے دیگر تمام وزراء باقاعدگی سے روزے رکھ رہے ہیں، تمام تراویح پڑھتے ہیں باقاعدگی سے تلاوت کلام پاک کرتے ہیں — یہ بات آج یہاں وزراء کے ذاتی عملہ سے رابطہ قائم کرنے پر معلوم ہوئی۔ وزیر اعلیٰ رات گئے تک کلام پاک کی تلاوت کرتے ہیں

روزہ خوروں کو پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ

پشاور ۲۶ر اکتوبر میونسپل مجسٹریٹ سرفراز خاں نے تین روزہ خوروں کو ہسپتال کی کنٹین میں چھپ کر کھانا کھاتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ مجسٹریٹ نے تینوں ملزموں اور کنٹین کے مالک کو پانچ پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا عبد الحق کی تقریر

راولپنڈی ۲۴ر اگست۔ قومی اسمبلی میں آج جمعہ کو سرکاری طور پر تعطیل کرنے کے مسئلہ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے جمعیۃ العلماء اسلام کے شیخ الحدیث مولانا عبد الحق نے جمعہ کے روز چھٹی کرنے کے حق میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ کسی کی ملازمت اور پابندی سے آزاد ہیں ان کے لیے اسلام نے یہ ممانعت نہیں کی کہ نماز جمعہ سے پہلے یا بعد میں دنیا کے کام نہ کریں البتہ جو لوگ ملازم یا پابند ہیں اور جنہیں انہیں ایک دن چھٹی دینی ہی ہے تو بجائے اتوار کے جمعہ کو تعطیل قرار دی جائے۔ اسی طرح ہم یہود و نصاریٰ کی تقلید سے بچ جائیں گے۔ نیز جمعہ کے دن چھٹی ہونے کی شکل میں ڈیڑھ دن کی بجائے ایک دن کی چھٹی ہو جائے گی تو قوم کو زیادہ محنت اور کام کرنے کا موقع مل سکے گا جس پہ وزیر محنت نے زور دیا ہے۔ مولانا عبد الحق نے کہا کہ دنیا میں اکثر اسلامی ممالک میں چھٹی جمعہ کو ہونے کے باوجود وہاں کے بین الاقوامی تعلقات اور کاروبار کا نظام معطل نہیں ہوا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہمیں یورپ کے نقطۂ نگاہ سے مسائل کو نہیں سوچنا چاہیے مولانا نے ایوان کے دونوں طرف بیٹھے ہوئے ممبران سے مخلصانہ اپیل کی کہ مزدور، محنت کار اور غریب طبقہ کو دینی فرائض انجام دینے کی خاطر پہلے سے تیاری کے لیے جمعہ کی چھٹی پر اتفاق کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ مسلمان قوم کے الگ معیار، الگ مزاج اور تہذیب و تمدن سے اس کی حفاظت لازمی ہے۔

شیعہ نصاب کے بارہ میں مولانا عبد الحق کی تحریک التواء مسترد

راولپنڈی ۲۵ر اگست۔ قومی اسمبلی کے سپیکر نے آج شام کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا عبد الحق کی طرف سے شیعہ، سنی نصاب تعلیم کی علیحدگی کے متعلق تحریک التواء خلاف ضابطہ قرار دے دی۔ یہ تحریک اسمبلی میں تیسری بار پیش کی گئی تھی۔ مولانا عبد الحق نے تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کا تعلق ایک ایسے حالیہ عوامی معاملہ سے ہے جو نصاب تعلیم کی شکل میں پورے ملک پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور ملکی اتحاد و سالمیت اور قومی یکجہتی پارہ پارہ ہو سکتی ہے۔ تحریک کے جواب میں مرکزی وزیر تعلیم مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا صرف اتنا کہا گیا تھا کہ یکم اکتوبر سے نیا نصاب جاری کیا جائے گا اب اس نصاب کے بارے میں بھی صدر کے حکم سے ایک کمیٹی فیصلہ کرے گی جس میں دیگر لوگوں کے علاوہ دونوں طبقوں کے ممتاز علماء جس میں غالباً خود مولانا بھی ہوں گے لیے جائیں گے۔ مولانا کوثر نیازی اس کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے۔ اس لیے مولانا عبد الحق تحریک التواء واپس لے لیں۔ اس پر سپیکر نے مولانا سے کہا کہ معزز وزیر کی اس

بچوں کا صفحہ



(حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب مدظلہ)

سوال: خدا تعالےٰ کی کتابوں سے کون سی کتابیں مراد ہیں ؟

جواب: وہ کتابیں جو خدا کی طرف سے نبیوں کو دی گئیں۔ جن میں خدا کے احکام ہیں۔ مثلاً:۔
زبور، توراۃ، انجیل، قرآن شریف۔

سوال: کیا یہ ہی چار کتابیں خدا کی طرف سے اُتری ہیں یا اور بھی ؟

جواب: بڑی کتابیں خدا کی طرف سے یہی اتریں۔ ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی کتابیں خدا کی طرف سے اور بھی اتریں۔ مگر ان کا نام و نشان بھی اب نہیں رہا۔

سوال: جو کتابیں اللہ کی طرف سے آئیں وہ اسی طرح ہیں یا ان میں لوگوں نے تبدیلیاں کر دیں ؟

جواب: قرآن پاک کے سوا اور سب میں تبدیلیاں کر دیں۔ اصل کتابوں کا پتہ بھی نہ رہا۔ ہر کتاب کا ترجمہ در ترجمہ رہ گیا۔ اس میں بھی کچھ کا کچھ ہوتا رہتا ہے۔

سوال: قرآن شریف کو اور کتابوں پر کیا فضیلت ہے ؟

جواب: مثلاً (۱) اس کی عبارت اور جملے ایک معجزہ ہیں۔ یعنی اس درجہ کی پیاری، عمدہ اور پُرمغز چھوٹی سے چھوٹی سورت بھی کوئی نہیں بنا سکا نہ بنا سکتا ہے، نہ بنا سکے گا۔

۲۔ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے۔ یعنی اس کے حکم ہر قوم اور ہر زمانہ کے مناسب بہت ہی خوبی کے ساتھ ہر زمانہ میں، ہر قوم کی ضرورت کو پورا کرنے والے پہلے۔ مذہبوں اور پہلی کتابوں کے نقصان اور کمی سے پاک۔ اچھی باتوں کی تعلیم میں سب سے اعلیٰ۔ اُس کی نظیر نہ ہوئی نہ ہوگی۔

۳۔ وہ محفوظ ہے۔ یعنی جب سے نازل ہوا۔ آج تک اُسی طرح ہے۔ ایک شوشہ کا بھی فرق نہیں ہوا۔ ہزاروں لاکھوں حافظوں کے سینے ہر زمانہ میں اس کی حفاظت کرتے رہے اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

سوال: کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی اور نبی بھی آئے گا ؟

جواب: ہرگز نہیں۔

سوال: کیوں

جواب: اس لئے کہ مکمل دین اور مکمل کتاب کے محفوظ ہوتے ہوتے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے نبوت کا خاتمہ کر دیا۔ اسی لئے آپ کا نام خاتم النبیین رکھا۔

سوال: تبلیغ اور اصلاح کے لئے تو کسی نبی کو آنا چاہئے ؟

جواب: اس کے لئے علمائے ربانی کافی ہیں یعنی اللہ والے باعمل مولوی۔ اور جب معاذ اللہ بڑے دجّال کا فتنہ ہوگا جب کہ اصلاح اور دین کی حفاظت علماء کے بس میں نہ رہے گی۔ تو کوئی نیا نبی اس وقت بھی پیدا نہ ہوگا بلکہ وہی عیسیٰ علیہ السلام جو خدا کی قدرت سے بے باپ کے حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اور جو آسمان پر اٹھا لئے گئے اور ابھی تک زندہ ہیں، وہی دنیا میں آسمان سے اتارے جائیں گے۔ دجّال کو قتل کریں گے۔ خدا کے دین کو غلبہ ہوگا۔ یہودی اور عیسائی تباہ ہو جائیں گے۔

سوال: اس زمانہ میں اگر کوئی کہے کہ میں نبی ہوں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسا شخص کافر ہے، دجّال ہے۔

★

طالب علم اور رضاکار

ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسجد کے پاس ایک چبوترہ پر چھپر ڈلوا دیا تھا۔ اس کا نام صفہ تھا وہ گویا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدرسہ بھی تھا اور چھاؤنی بھی۔ اس میں طالب علم رہتے تھے۔ مگر یہی طالب علم رضاکار بھی تھے۔ ان کو نہ وظیفہ ملتا تھا نہ کہیں ان کا کھانا مقرر تھا۔ جب ضرورت ہوتی مزدوری کر لیتے یا جنگل سے لکڑیاں کاٹ لاتے، اور بازار میں بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر لیتے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر رہتے۔ قرآن شریف، وعظ و نصیحت اور اسلامی احکام سن کر یاد کرتے رہتے ان کو اسی واسطے قاری بھی کہتے تھے۔

یہ لوگ تبلیغ بھی کرتے تھے، اور جب ضرورت ہوتی تو حکم پاتے ہی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ مگر نہ رسد کا کوئی سامان ہوتا تھا نہ وردی اور ہتھیاروں کا۔ وہ پیٹوں پر پتھر باندھ کر مہینوں کا سفر طے کرتے تھے اور فتح پاکر واپس ہوتے تھے۔

صفر ۴ھ میں ایک شخص آیا۔ اس کا نام عامر بن مالک تھا، ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جب اس سے اسلام لانے کی فرمائش فرمائی تو کہنے لگا اگر کچھ صحابی نجد چلے جائیں تو وہاں بہت سے آدمی مسلمان ہو جائیں گے، میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ آپ کسی خطرہ کا خیال نہ فرمائیں۔ ضرورت کے بموجب عہد و معاہدہ لے کر قاریوں میں سے ۷۰ صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کر دیا۔

راستہ میں ایک جگہ قیام ہوا۔ اس مقام کے پاس ہی ایک قبیلہ کے سردار کے نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مکتوب بھی تھا۔ حضرت حرام ابن ملحان کو اس خط کو پہنچانے کے لئے بھیجا گیا۔ ان کمبختوں نے نامہ مبارک تو پڑھا نہیں اچانک حضرت حرام پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ حضرت حرام بن ملحان زخمی ہو کر نیچے گرے، موت نے پر پھیلا دئے تھے دم سینہ میں آ گیا تھا مگر یہ شہید وفا اپنے خدا کی رحمت پر مچل رہا تھا۔ شوقِ شہادت میں ایک دم پکار اٹھا۔ فُزْتُ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ خدا کی قسم میری تمنا بر آئی۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵	The Weekly "KHUDDAMUDDIN" LAHORE (PAKISTAN)	رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۹۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۷-۲۳۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۹/۹/۶۷ ۲۰۷۹-D.D.A مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G.M/۴۰-۱۵۳۱۰ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۲ء



پریشان نہ کیجیے!

مدارس عربیہ کی اپیلوں اور جلسوں کے اعلانات کے لیے "خدام الدین" نے رعایتی شرح اشتہارات پانچ روپے فی انچ سنگل کالم مقرر کر رکھی ہے۔ لیکن ادارہ خدام الدین کے لیے یہ صورت حال بہت ہی افسوسناک اور پریشان کن ہے کہ مدارس عربیہ کے مہتممین اور ناظمین کرام ایک طویل مضمون اور پانچ یا دس روپے ارسال کر کے عدم تعمیل کی صورت میں ہمیں دنیا و عقبیٰ کی دھمکیاں دیتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

خدام الدین میں شائع شدہ شرح اشتہارات کے مطابق رقم موصول نہ ہونے کی صورت میں کوئی اعلان اپیل یا جلسہ وغیرہ کی خبر کا اشتہار شائع نہیں کیا جائیگا آگاہ رہیں۔

(ادارہ)

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ خدام الدین لاہور

آخری صفحہ رنگین طباعت	فی صفحہ	۵۰۰/۰ روپے
" "	نصف صفحہ	۳۰۰/۰ "
" "	چوتھائی صفحہ	۱۵۰/۰ "

اندرونی صفحات

فی صفحہ ۴۰۰/۰ روپے، آدھا صفحہ ۲۰۰/۰ روپے
چوتھائی " ۱۰۰/۰ " " فی انچ سنگل کالم ۱۰/۰ "
دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کے لیے پانچ روپے فی انچ سنگل کالم نیم تجارتی